نغمۂ بہار

محمد اصغر میرپوری

انتساب

پیارے بھائی لارڈ نذیر کے نام

جو

آزادئ کشمیر کے لیے جدوجہد جاری

رکھے ہوئے ہیں

لارڈ نذیر

ہمارے ہیرو جو لارڈ نذیر ہیں
وفا کی ایک چلتی پھرتی تصویر ہیں
میں ان کے بارے میں کیا کہوں
وہ آدمی بڑے ہی باضمیر ہیں
ان کی رہائش تو برطانیہ میں ہے
مگر ہم سمجھتے ہیں وہ ہمارے سفیر ہیں
وہ کسی بھی لیڈر سے نہیں ڈرتے
وہ اپنے اللہ کے در کے فقیر ہیں
انکساری ان کی طبیعت میں ہے
وہ بندے بڑے بے نظیر ہیں

دُعا

اپنے اللہ سے میں ڈرتا ہوں
اس کے بندوں سے پیار کرتا ہوں
منکر و نکیر کے سوالوں کے لیے
اپنے آپ کو تیار کرتا ہوں
اپنے مولا کو یاد کر کے
خوشیوں سے دامن بھرتا ہوں
آخری وقت کلمہ شہادت نصیب ہو
اس بات کی دُعا کرتا ہوں
میں صرف اپنے لیے ہی نہیں دوستو
سب مسلمانوں کی بخشش کی التجا کرتا ہوں

حمد باری تعالیٰ

اِک تو بس میرا پروردگار ہے
اور کسی ہستی سے نہ مجھے سروکار ہے
جو صرف تیری عبادت کرتے ہیں
وہ خوشیوں سے جھولیاں بھرتے ہیں
ہم سب تیرے بندے تو ہمارا پالنہار ہے
نظام ہستی چلانے میں تیرا کوئی نہ مدد گار ہے
غموں کی بھٹی میں ڈال کر سونا بناتا ہوں
کچھ کو گمراہ دشمن دے کر آزماتا ہے
جو لوگ تیرے شریک ٹھہراتے ہیں
وہ اپنا نام جہنم میں لکھواتے ہیں
جو کسی کو بناتا ہے تیرا شریک
اس سارے جیون رہتا ہے تاریک

نعت

میرا دین و ایمان آپ ﷺ ہیں
میرا دل و جان آپ ﷺ ہیں
دنیا و جہاں کے لوگوں میں
سب سے افضل انسان آپ ﷺ ہیں
جس کا دنیا میں کوئی نہیں
ان یتیموں کے امیرِ کارواں آپ ﷺ ہیں
میری محبت کا یہ عالم ہے
میرے دل و جگر میں پنہاں آپ ﷺ ہیں
میں اس سے زیادہ کیا کہوں
اصغؔر کا کُل جہاں صرف آپ ﷺ ہیں

O

تم اپنی نمازوں کو قائم کرو دوستو

ماہِ رمضان میں سحری کا اہتمام کرو دوستو

نفرتوں کو ہمیشہ کے لیے دفن کر دو

نیکیوں سے تم لوگ اپنی جھولیاں بھر کر

جتنا زیادہ ہو مسجد میں قیام کرو دوستو

کڑوی زبان کسی کو کوئی فائدہ نہیں دیتی

میٹھے لہجے میں سب سے کلام کرو دوستو

جب کبھی تمہارا اس دنیا فانی سے کوچ ہو

اپنی ساری دولت غریبوں کے نام کرو دوستو

O

میری آنکھوں کو وہ سراب دے گیا
میری نیندوں کو وہ خواب دے گیا

اس کی تعریف میں جب غزل کہی
اس کے عوض مجھے گلاب دے گیا

اس کو ملنے کو بے تاب ہے میرا دل
مجھے وہ ہجر کا عتاب دے گیا

میں نے پوچھا کیا ملنے آؤ گے
میری کسی بات کا نہ وہ جواب دے گیا

مجھے تحفہ وہ بڑا نایاب دے گیا
اپنے سخن کی مجھے کتاب دے گیا

O

جس کو فون کرتا ہوں اُٹھاتا نہیں کوئی
اب مجھے پیار سے گلے لگاتا نہیں کوئی
کبھی جھوٹی تعریفوں سے لوگ آسماں پہ چڑھاتے تھے
اب تو چنے کے جھاڑ پہ بھی چڑھاتا نہیں کوئی
میری شاعری سن کر جو بڑا مکھن لگایا کرتے تھے
اب تو منہ زبانی مسکا بھی لگاتا نہیں کوئی
میری راہ میں جو سرخ قالین بچھاتے تھے
اب تو ٹاٹ کا ایک ٹکڑا بھی بچھاتا نہیں کوئی
میری آنکھوں میں کئی چہرے بسے ہیں
مگر مجھے اپنے دل میں بساتا نہیں کوئی
میرے دل میں تو ہر کسی کے لیے محبت بھری ہے
مگر مجھے اپنے دل میں بساتا نہیں کوئی
پہلے مجھے ہر طرح کے لذیذ کھانے کھلاتے تھے
آج کل زبانی پلاؤ کھلاتا نہیں کوئی

❁❁❁

O

میری نظموں کے جو کردار ہوتے ہیں
وہ سبھی بڑے وفادار ہوتے ہیں
محبوب کی خاطر جو جان کی پرواہ نہیں کرتے
دنیا میں ایسے بھی کچھ یار ہوتے ہیں
جو دوستی کے بڑے دعوے کرتے ہیں
برے وقت میں وہ کسی کے نہ غم خوار ہوتے ہیں
یہاں سوچ سمجھ کر دوست کا انتخاب کرنا
ورنہ دنیا میں لوگ بڑے فن کار ہوتے ہیں
شہرت کی خاطر کسی کے تلوے نہیں چاٹتے
اصغرؔ جیسے ایسے بھی خوددار ہوتے ہیں

O

میرے اللہ کا جس انسان پہ کرم نہیں ہوتا
اس انسان کا دل کبھی نرم نہیں ہوتا
جو لوگ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہیں
ایسے انسان کا کوئی دین و دھرم نہیں ہوتا

O

گو حافظہ میرا اتنا کمزور نہیں ہے
مگر یہ بندہ آپ کے لیے بور نہیں ہے
میرے حافظے کو الزام نہ دو جاناں
تجھے یاد رکھوں اس بات پہ زور نہیں ہے
اس دنیا میں کسی کو راز کی بات نہیں بتانا
یہ شرافت کا کوئی دور نہیں ہے
میرے دل کو اتنا الزام نہ دو
یہ بندہ شاعر ہے کوئی چور نہیں

O

جاتے جاتے وہ مجھے محبت کا سلیقہ سکھا گیا
میرے اُجڑے دل کو ایک گلزار بنا گیا

مجھ پہ اپنی ساری خوشیاں وار کر
وہ کچھ اس طرح سے دوستی نبھا گیا

اس کے پاس میری یادوں کے سوا کچھ نہیں بچا
وہ اپنا سب کچھ مجھ پہ لٹا گیا

اللہ اسے میری خوشیاں بھی دے دے
جب اس کا عید کارڈ پڑھا وہ یاد آ گیا

ہر وقت اسی کے بارے میں سوچتا رہتا ہے اصغؔر
لگتا ہے وہ میرے دل میں سما گیا

O

جو شخص سب کی نظر میں عظیم ہے
وہی بندہ میرے دل میں مقیم ہے
اس کی اپنی زیست میں غم ہی غم ہیں
مگر دُکھی لوگوں میں خوشیاں کرتا تقسیم ہے
وہ ہر انسان کے دل میں گھر بنا لیتا ہے
دنیا بھر کے لوگ ان کی کرتے تعظیم ہیں
اصغرؔ ایسے لوگوں سے ربط نہیں بڑھاتے
جو اپنے غلط رویے میں کرتے ترمیم ہیں

O

جو لوگ درد کے مارے ہوتے ہیں
انہیں غم خوشیوں سے پیارے ہوتے ہیں
جن لوگوں کو پروردگار آزماتا ہے
وہی بندے اسے اوروں سے پیارے ہوتے ہیں
ہم انہیں اپنی خطاؤں کا خسارہ سمجھتے ہیں
دنیا میں ہمیں جتنے بھی خسارے ہوتے ہیں
غم کے بھنور میں جب ہماری ناؤ ڈوبی ہوتی ہے
اس پل ہمارے سامنے کنارے ہوتے ہیں

O

میرا دل ناشاد کرتا ہے اسے شاد نہیں کرتا
صیاد اپنے قفس سے مجھے آزاد نہیں کرتا

مجھے اس زنداں سے جانے کب چھٹکارہ ملے گا
اس بارے کوئی بھی میری امداد نہیں کرتا

اپنی درد بھری روداد سنا کر چلا آتا ہوں
میں اس کا قیمتی وقت کبھی برباد نہیں کرتا

زندگی میں اور بھی جنجال ہیں غمِ اُلفت کے بنا
میں اللہ کے سوا کسی اور سے فریاد نہیں کرتا

نہ جانے وہ اصغؔر کو کیسے اتنا جلد بھول گیا
اب تو بھول کے بھی کبھی یاد نہیں کرتا

جیسا اس نے اصغؔر کے ساتھ کیا ہے
ایسا سلوک تو ودیارتھی سے کوئی اُستاد نہیں کرتا

O

میرے ساتھ اس نے چلی ہے ایسی چال
اصغؔر کا جینا کر گیا ہے وہ محال
میری حالت پہ اسے ہوتا ہو گا ملال
اگر ایک بار آکر وہ دیکھ لے میرا حال
اب اس کے بغیر میرا یہ ہے حال
اس بارے کسی سے کریں گے سوال
آج کل وہ میری ہر بات دیتا ہے ٹال
آ اپنے دیوانے اصغؔر کو سنبھال

O

جب سے وہ مجھے دے گیا ہے چکر
تب سے میں پکارتی رہتی ہوں اصغؔر اصغؔر
عمر بھر ساتھ نبھانے کے وعدے کر کے
اب وہ اپنے وعدے سے گیا ہے مکر
مجھ سے اس نے وعدہ کیا تھا
کہ وہ ساتھ نبھائے گا عمر بھر
اس نے میری یہ حالت کر دی ہے
اب شہر کے لوگ دیکھتے ہیں ٹھہر ٹھہر کر
کوئی تو ایسا کام کر جا میرے یار اصغؔر
عشق میں نام آتا ہے جان ہار کر

O

اتنی بڑی دنیا میں کوئی میرا یار نہیں ہے
یہاں کسی کو مجھ سے پیار نہیں ہے
تیری یادوں کو دل میں لیے پھرتا ہوں
یہ میرے لیے کوئی بار نہیں ہے
مجھے تو اس بات کا رونا ہے
کہ میری زندگی میں کوئی آزار نہیں ہے
تیرے شہر میں آئے تھے بڑی اُمیدیں لے کر
لگتا ہے ہمارا یہاں کوئی خریدار نہیں ہے
ہر کوئی میرے دل میں کیوں چلا آتا ہے
یہ اصؔغر کا دل ہے کوئی بازار نہیں ہے

O

وہ جس سے بھی کلام کرتا ہے
اسی بدنصیب کا ہمیشہ کے لیے کام تمام کرتا ہے
اور کسی کو خود معاف نہیں کرتا
میں نے اس کا کیا بگاڑا ہے
جو وہ میری نیندیں حرام کرتا ہے
میں نے جس کی تعریف میں دیوان لکھا
وہ اپنا ایک شعر نہ میرے نام کرتا ہے
میں اسی کی ہمت دیکھ کر حیران ہوتا ہوں
جو ہماری محبت کا اعلان سرِعام کرتا ہے
میرا دل اور کسی کے قابو میں نہیں آتا
مگر مجھے بڑے پیار سے غلام کرتا ہے

O

اس کے پیار میں ایک دن ایسا کر جاؤں گا
میں اُسے اپنا بنانے کی خاطر مر جاؤں گا
اس کی چاہت کا اگر سہارا نہ ہو گا
پھر میں سدا کے لیے بکھر جاؤں گا
وہ مجھ سے سیدھے منہ بات نہیں کرتے
اب بھول کر بھی نہ اس کے گھر جاؤں گا
کون ہے جو ہم دونوں کو ملنے سے روکے
اسے ملنے کو اُٹھا کر اپنا سر جاؤں گا
اصغر کسی کی دھمکیوں سے ڈرنے والا نہیں
وہ اگر نہ بھی بلائے میں اسے ملنے کو مگر جاؤں گا

O

محبت میں جو ہمارا امتحاں ہوا ہے
اس سے ہمارا بڑا زیاں ہوا ہے
ہماری کون سی ادا اسے اچھی لگی
ہمیں کچھ ایسا ہی گماں ہوا ہے
اس سے ملے بنا ہی جو ہم لوٹ آئے
پھر ہمارا دل بڑا پریشاں ہوا ہے
ہم نے قیس سے بڑھ کر محبت کی ہے
ہمارا چاک نہ گریباں ہوا ہے
اور لوگوں کو چاہت میں سدا خوشیاں ملیں
اور اصغرؔ کو پیار میں بڑا نقصاں ہوا ہے

O

چاہت سے ہم خود کو بچا نہ سکے
کسی سے محبت کر کے ہم مسکرا نہ سکے
جب اس سے ہماری آنکھیں ملیں
پھر اور کسی کو ان آنکھوں میں بسا نہ سکے
جو لوگ میرے دل کو بھلے لگتے ہیں
میری آنکھوں میں وہ اپنی جگہ بنا نہ سکے
اس کی اُلفت نے میرا برا حال کیا
ہم پھر بھی اس سے دور جا نہ سکے
ایک دن وہ سدا کے لیے ہم سے روٹھ گیا
ہم کسی طرح اسے واپس بلا نہ سکے
ہم نے اس کے دل کو اپنا مسکن بنایا
تاکہ اور کوئی وہاں اپنا ڈیرہ جما نہ سکے

O

ہم آدمی بڑے نام ور ہیں
کسی دل میں جگہ نہ ملی اسی لیے بے گھر ہیں
ان لوگوں کے اُدھار چکائے جاتے ہیں
جن دوستوں کے احسان ہمارے سر ہیں
ان کا گلہ ہے ہم کوئی پیغام نہیں بھیجتے
مگر ہمارے شہر میں کبوتر نہ نامہ بر ہیں
ہم اپنے تخیل کو بھلا کیسے اُڑائیں
اس کے ابھی تک نکلے نہ بال و پر ہیں
اپنے نام و نسب پہ کیا فخر کرنا اصغؔر
اللہ کی نظر میں شہنشاہ و گدا دونوں برابر ہیں

O

جسے ملنے کو بے تاب رہتا ہوں
پیتا اسی کے نینوں کی شراب رہتا ہوں
جدائی ہمارے محبت کی دیوار بنی ہے
مگر اس سے ملنے کے دیکھتا خواب رہتا ہوں
جس گلی وہ نقل مکانی کر کے آئے ہیں
اسی گلی میں بھی جناب رہتا ہوں
لوگ وعدہ کر کے مجھے گھر پر نہیں ملتے
ان کے انتظار میں ہوتا خراب رہتا ہوں
نہ جانے وہ ہمیں کیوں نظر انداز کرتے ہیں
خود ہی ایسے سوالوں کے دیتا جواب رہتا ہوں
وہ مجھ پہ مرتی ہے مجھ سے پیار کرتی ہے
اسی کی آنکھوں میں بن کر سراب رہتا ہوں

O

جو کسی کے دیوانے ہوتے ہیں
ان کی زندگی میں ویرانے ہوتے ہیں
نئے دوستوں سے ہمیں بہت پیار ہے
مگر بڑے پیارے یار پرانے ہوتے ہیں
نئے دور کی محبت میں وہی ترقی کرتے ہیں
جن کے پاس خوبصورت بہانے ہوتے ہیں
محبت پیٹ کی بھوک نہیں مٹا سکتی
کھانے کے لیے پیسے کمانے ہوتے ہیں
یہاں پیسہ پھینک اور تماشہ دیکھ
نئے دور کے جھوٹے یارانے ہوتے ہیں

O

دل میں کوئی نہیں ارمان پھر بھی جی رہے ہیں
دنیا میں جینا نہیں آسان پھر بھی جی رہے ہیں
یہاں کوئی اسے جینا کہہ سکتا ہے دوستو
جسم میں نہیں ہے جان پھر بھی جی رہے ہیں
زندگی کا ہر راستہ ہے دشت کی طرح ویران
تنہا جینا نہیں آسان پھر بھی جی رہے ہیں
خالی ہاتھ آئے تھے خالی ہاتھ جانا ہے
ساتھ رکھتے نہیں سامان پھر بھی جی رہے ہیں
سنسان پڑی ہیں میرے دل کی گلیاں
آتا نہیں کوئی مہمان پھر بھی جی رہے ہیں

O

جو سمجھتا ہے کہ اسے گیان بڑا ہے
میری نظر میں وہ شخص نادان بڑا ہے

دوسروں کو نیکی کا درس دینے والا
وہ شخص خود شیطان بڑا ہے

جو غریبوں کی مدد کرنے کو تیار نہیں
کہنے کو وہ بھی دھنوان بڑا ہے

جس کے ہاتھ سے کسی کو آنچ نہ پہنچے
کہتے ہیں وہ انسان بڑا ہے

ایک بار تیرے شہر میں آکر تجھے دیکھوں
اصغؔر کے دل میں یہ ارمان بڑا ہے

O

میری یہ عرض سن لے میرے دل برا
میں تجھے کیسے بھلاؤں مجھے دے مشورہ
بڑے میٹھے لہجے میں جو بات کرتا تھا
نہ جانے کیوں آج وہی یار مجھ سے لڑ پڑا
اسے دیکھے بنا کبھی اپنے گھر نہ جاؤں گا
ہاتھوں میں پھول لیے رہوں گا کھڑا
جس کے پیار کو ہم اپنا سمجھے تھے
وہی ہمارا یار ہمیں دے گیا ہے دغا
میرے جسم میں خون نہیں لاوا ہے
اے چارہ گر میری نبض کو نہ ہاتھ لگا
ہم بھی تیرے یہ دل بھی تیرا جانِ من
غرور چھوڑ کر آ اصغؔر کو اپنے گلے لگا

O

حسد کو ہم اپنے دل میں پالتے نہیں
کسی کے عیب سرِ محفل ہم اُچھالتے نہیں
وقت کے بڑے قدردان ہیں دوستو
آج کا کام کل پہ ہم ٹالتے نہیں
خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اپنی پونجی
دولت چیز ہے ایسی جسے ہم سنبھالتے نہیں
جس کی باتیں دل کو اچھی لگیں اسی کے ہو جاتے ہیں
دوستی کرتے وقت ہم دیکھتے بھالتے نہیں
خود ہی اُٹھاتے ہیں اپنی ہر ذمہ داری
یہ کام کسی دوسرے کے سر ڈالتے نہیں ہیں

O

کیا بتائیں کہ کیسی ہماری حالت ہے
اب زندگی میں خلوت ہی خلوت ہے
ہم ملنے نہیں آئے تمہیں یہ شکایت ہے
مگر ہمارے ملنے کی کوئی نہ صورت ہے
مجھے کسی اور سہارے کی ضرورت نہیں
میرے دل میں صرف تمہاری مورت ہے
تجھے جو پریاں دیکھ کر شرمائیں
حقیقت میں تو اتنی خوب صورت ہے
نہ جانے تم کب آؤ گے پھول چڑھانے
انتظار میں میرے ارمانوں کی میّت ہے
اصغؔر سے بات بات پہ یوں روٹھا نہ کرو
بزرگوں نے کہا ہے اتفاق میں بڑی برکت ہے

O

جس دن سے کسی سے محبت ہو گئی ہے
اسی دن سے رونے کی عادت ہو گئی ہے
فون پہ اس کی کوئل آواز کیا سنی
اب اسے دیکھنے کی حسرت ہو گئی ہے
پیار کا جواب اب نفرت سے ملتا ہے
یہ دنیا بڑی بے مروت ہو گئی ہے
اس کی حسیں صورت دیکھ کر یارو
اصغؔر کو اپنے آپ سے رقابت ہو گئی ہے
کیا تو نے کبھی آئینہ دیکھا ہے اصغؔر
پیار میں تیری کیا حالت ہو گئی ہے

O

کوئی تو ہے جو مجھے سمجھتا ہے دلدار کی طرح
کئی لوگوں کی نظروں میں کھٹکتا ہوں خار کی طرح

میں ہر موسم کو خوش گوار بنا دیتا ہوں
میری نظر میں خزاں بھی ہے بہار کی طرح

سستی شہرت کے پجاریوں سے ڈر لگتا ہے
یہ لوگ بھی ہوتے ہیں کبھی ذہنی بیمار کی طرح

دوستی کے پردے میں وہی لوگ دشمنی کرتے ہیں
جنہیں ہم سمجھتے ہیں اپنے یار کی طرح

میری تو ہر بات محبت بھری ہوتی ہے
برے لوگوں کو لگتی ہے یہ تلوار کی طرح

O

محبت اور جنگ کا کوئی قانون قاعدہ نہیں ہوتا
مفلس سے پیار کرنے میں فائدہ نہیں ہوتا
وہ لوگ بھی مجھ سے کتراتے رہتے ہیں دوستو
جن کا دل لوٹنے کا میرا ارادہ نہیں ہوتا
ہم اُس کی خاطر اپنی جان نہیں دے سکتے
جس سے پیار تو ہے مگر اتنا زیادہ نہیں ہوتا
اس کا فون نمبر تو مل گیا ہے لیکن
وہ بات کرنے پہ آمادہ نہیں ہوتا
اس سے کوئی سوہنی کیسے پیار کرے
جو بندہ مگر ان کا شہزادہ نہیں ہوتا
نہ جانے یہ آپ کو کیوں گراں لگتے ہیں
ورنہ میرے اشعار کا وزن زیادہ نہیں ہوتا

O

چار دن کی ہماری زندگی ہے دوستو
باقی دنیا میں سب کچھ فانی ہے دوستو
غم بھری میری یہ کہانی ہے دوستو
گو آپ کی نظر میں یہ پرانی ہے دوستو
ویسے تو میری رونے کی عادت نہیں
یہ بس آنکھوں کا پانی ہے دوستو
کچھ باتیں کچھ یادیں کچھ ملاقاتیں
میرے پاس نہیں اس کی نشانی ہے دوستو
ہو سکے تو اصغؔر کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھنا
اس کے لیے تمہاری بڑی مہربانی ہے دوستو

O

آپ ہمارے قاتل اور ہم مقتول ہیں
ہمارے چہرے پہ کفن، تمہارے ہاتھوں میں پھول ہیں
اب یہ مگرمچھ کے آنسو بہانے سے کیا حاصل
اب تو ہم اپنی کار کی دھول ہیں
مرنے کے بعد بڑا پیار جتاتے ہو
تم لوگوں کے یہ کیسے اصول ہیں
اب تو اصغؔر کو آرام سے رہنے دو
ہم منکر نکیر کے جوابات میں مشغول ہیں

O

اپنا انداز ذرا شاعرانہ ہے
ہاں طبیعت تھوڑی عاشقانہ ہے
ہر کوئی یہاں منہ اُٹھائے چلا آتا ہے
میرا دل ہے یا کوئی مسافر خانہ ہے
سبھی بد ذوق ہم پہ طنز کرتے ہیں
میرے مولا یہ کیسا دستور کیسا زمانہ ہے
رقیبوں کو کیسے چین سے رہنے دوں
اپنے دشمنوں کا کافی قرض چکانا ہے
یہ بندہ آپ کا خادم رہے گا
اصغؔر کا تو کام ہی محفلوں کو گر مانا ہے

O

جب ایک آدم کی اولاد ہیں ہم
نہ جانے پھر کیوں کرتے فساد ہیں ہم
ایسی عمارتیں مسمار ہوتی آئی ہیں
جھوٹ پہ جن کی رکھتے بنیاد ہیں ہم
اب انسان شیطان کے نقشِ پا پہ چل رہا ہے
اب ہر برے کام کی بنیاد ہیں ہم
ہم لوگ ہی دنیا میں کیسے کام کرتے ہیں
نہ جانے کیوں نئے ہتھیار کرتے ایجاد ہیں ہم
یااللہ اس دنیا کو ان لوگوں سے محفوظ رکھ
جو شریف لوگ دنیا میں آباد ہیں ہم

O

کتنی پیاری اندازِ بیاں کی محفل سجاتی ہے من جیت
شاعری کے ساتھ غزلیں بھی سناتی ہے من جیت
اس کے سامنے چاند بھی ماند پڑ جاتا ہے
جب ریڈیو پہ اپنی آواز سناتی ہے من جیت
ویڈیو پہ اتنی شہرت پانے کے باوجود
پھر بھی کہاں اتراتی ہے من جیت
ہوا کے دوش پہ ہو جاتی ہے بات
اوروں کی طرح لائن پہ نہ لٹکاتی ہے من جیت
یوں تو سبھی میزبان بہت پیارے ہیں لیکن
میرے دل کو بھاتی ہے من جیت
لگتا ہے اس کی باتوں سے پھول جھڑتے ہیں
اپنے پیارے انداز میں جب مسکراتی ہے من جیت

O

تری زندگی میں سدا خوشیوں کی شاد مانی رہے
تا حیات تو ریڈیو کے سامعین کے دلوں کی رانی رہے
خوشیاں ہمیشہ تیرے قدم چومتی رہیں تو خوشی سے جھومتی رہے
تیری زیست کی ہر گھڑی ہی سہانی رہے
سب کے دلوں پہ تو یوں راج کرتی رہے
تیری محبت کی سامعین کے لیے یہی نشانی رہے
تیری محفل میں چھوٹے بڑے کی کوئی تقسیم نہ ہو
ہر کسی پہ تیری یوں مہربانی رہے
جب کبھی ریڈیو میزبانوں کا ذکر ہو
سب کے لبوں پہ کئی سال تیری کہانی رہے

O

اپنے دوستوں کا ہم بڑا احترام کرتے ہیں
ایک وہ ہیں جو دن میں ہمارا قتلِ عام کرتے ہیں
ان کی یاد میں رات بھر مجھے نیند نہیں آتی
جب ہم ان کی محفل سے خرام کرتے ہیں
باتیں اُن کی بھی سننے کے قابل ہوتی ہیں
جب وہ اپنی زبان کو بے لگا کرتے ہیں
دن بھر چکر کاٹتے رہتے ہیں ان کی گلی کے
لیکن شام اپنے گھر ہی قیام کرتے ہیں
شاید کسی کی بد دُعا کا ہے یہ اثر اصغؔر
جو اپنے آپ کو ہم خود ہی بد نام کرتے ہیں

O

کس سے کہیں اپنی درد بھری داستاں
اس دنیا میں کوئی بھی نہیں ہمارا ہمدرد یہاں
میں کسی کے خیالوں میں کھویا رہتا ہوں
مجھے ہوتی ہے اپنی ہی ہوش کہاں
اب میرے پاس کچھ نہیں اس کی یادوں کے سوا
بجلیوں نے جلائے ہیں چُن چُن کر میرے آشیاں
تیری زُلف کے سائے میں میرے دن رات گزرتے تھے
کتنا حسیں و پرُکشش تھا وہ پیارا سا سماں
کبھی تیری اِک نظر بھی برق کی مانند ہوا کرتی تھی
اب تو دل پہ ہزاروں بجلیاں گراتا ہے آسماں
اصغؔر نے جس کو دل و جان سے چاہا
بنا دیا اسی کے پیار کو جاوداں

O

نہ دولت کی تمنا نہ ہی شہرت کی چاہت
خدا کے بندوں میں خوشیاں باٹنے سے ملتی ہے راحت
اللہ و رسول کی میں کرتا ہوں اطاعت
مگر کبھی کرتا نہیں کسی کے عیبوں کی اشاعت
مطلب کے وقت لوگ گدھے کو بھی باپ بنا لیتے ہیں
بغیر مطلب کے کوئی کرتا نہیں ہے بات
میں کیسے اپنا دیوان چھپواؤں دوستو
پورے نہیں ہوتے میرے اخراجات
یہاں امیروں کے سبھی رشتہ دار ہیں
اصغرؔ جیسے غریبوں سے کوئی کرتا نہیں بات

O

ایک تو پڑوس کے بچے مجھے سونے نہیں دیتے
دوسرا میرے یار اپنے آپ کو خوابوں میں آنے نہیں دیتے
حسین لوگ دل کی آگ تو بڑھا دیتے ہیں جنگل کی آگ کی طرح
اور ستم یہ وہ اسے بجھانے بھی نہیں دیتے
آزماتے ہیں محبت میں ہر طرح سے ہم عشق کے ماروں کو
جب ہم کہیں تو ہمیں وہ لوگ آزمانے نہیں دیتے
نہ کوئی خط لکھتے ہیں اور نہ ہی فون کرتے ہیں
پھر بھی ہمیں اپنی محبت بھلانے نہیں دیتے
اِدھر ہم اپنا سب کچھ ان پہ ہار چکے ہیں
اُدھر وہ خود کو ہماری بزمِ خیال میں آنے نہیں دیتے
اپنی زُلفوں کا اسیر بنائے رکھتے ہیں وہ اصغؔر کو
اس پہ ستم یہ کہ ہمیں ذرا ستانے نہیں دیتے

O

ہم ان سے محبت بے مثال کرتے ہیں
وہ ہماری چاہت کا کب خیال کرتے ہیں
میں آنکھ بند کر کے ان کی ہر بات مان لیتا ہوں
وہ جب مجھ سے اُلٹے سیدھے سوال کرتے ہیں
جب اتوار کو وہ مجھے ملنے نہیں آتے دوستو
ہم ہفتہ بھر اس بات کا ملال کرتے ہیں
کیا ہوا جو کبھی کبھی وہ اپنے دیوانے سے نہیں ملتے
یہ سوچ کر ہم دیوانوں سا کہاں حال کرتے ہیں
دل کہتا ہے بے وفاؤں سے تو محبت نہ کیا کر
مگر ہم دل کی باتوں کا کب خیال کرتے ہیں
اب صبح و شام مجھے ان کے فون آتے ہیں
جس گلی کو چھوڑ دیں پھر اصغرؔ کب ملال کرتے ہیں

O

رحم کرو ہم عشق کے ماروں پر

کیوں ستم ڈھاتے ہو بیماروں پر

نام ان کا بلیڈ سے لکھا کرتے تھے بازو پر

اب لکھتے ہیں اپنے گھر کی دیواروں پر

ان کی محبت ہر پل میرے ساتھ ہوتی ہے

مگر ایسا لگتا ہے ہم چل رہے ہیں انگاروں پر

جنہیں اپنا سمجھا وہ ہی بے وفا نکلے

کوئی کیا بھروسہ کرے نئے دور کے یاروں پر

اُن کی یاد میں دن رات روتا ہے دل

خدا کے لیے ترس کھاؤ ہم بے چاروں پر

اس کے بغیر کیسے مجھے سکون ملے

اس کے بنا لگتا ہے ہم چل رہے ہیں انگاروں پر

O

اے کاش یہ محبت کا سفر آسان ہو جائے
پھر محبت ہی ہماری پہچان ہو جائے
پیار و محبت کی ہم ایسی اک شمع جلائیں
جو بھی سنے داستاں ہماری وہی حیران ہو جائے
ہم اُن سے طلب نہ کریں گے وفاؤں کا صلہ
چاہے ہماری زندگی کا ہر پل سنسان ہو جائے
ہم دونوں اِک دوسرے سے سدا ملتے رہیں گے
بے شک ہماری زندگی کا ہر پل ویران ہو جائے
محبت ہی بناتی ہے شیطان کو انسان
اگر محبت نہ ہو تو انسان بھی حیوان ہو جائے
کرو اتنی محبت ان کافر بتوں سے اصغؔر
کون جانے تمہاری محبت سے یہ مسلمان ہو جائے

O

جب کبھی میرا برا حال ہوتا ہے
پھر اُن کی طرف سے فون کال ہوتا ہے
جب کبھی بھی ہم اک دوجے سے ملتے ہیں
آنکھوں میں نقلی آنسو ہاتھ میں رومال ہوتا ہے
ان کی زُلفوں میں ہیں اتنے پیچ و خم
کہ جیسے شکاری کا جال ہوتا ہے
جو بھی پیار سے انہیں ایک بار دیکھے
دوسرے دن وہ انسان ہسپتال ہوتا ہے
کہتے ہیں تو مر جا میری محبت کی خاطر
جو پیار کے نام پر مر جائے وہ بے مثال ہوتا ہے
جب کبھی وہ اصغؔر کو زندہ دیکھ لیتے ہیں
پھر دیکھنے کے قابل ان کا حال ہوتا ہے

O

لوگوں سے اُدھار لے کر کھائے جاتے ہیں
اور پھر خوشی سے ہم مسکرائے جاتے ہیں
جب خبر ملتی ہے کسی قرض خواہ کے آنے کی
پھر مگرمچھ کے آنسو بہائے جاتے ہیں
کیا کیا بہانے کرتے ہیں جن کا اُدھار چکانا ہے
درد بھری من گھڑت داستانیں سنائے جاتے ہیں
لوگ متاثر ہو کر ہماری جھوٹی شرافت سے
ہمیں معصوم سمجھ کر لوگ ترس کھائے جاتے ہیں
بہانہ کر کے کسی موذی بیماری کا ہم لوگ
لوگوں سے اُدھار بخشوائے جاتے ہیں
لاکھ بددُعائیں دیتے رہیں کئی رقیب ہمیں
لیکن ہمارے جیسے لوگ اتنی جلدی کب اُٹھائے جاتے ہیں

O

میرے ساتھ دوستوں کی دی ہوئی رسوائیاں بہت ہیں
میرے دفاع کے لیے برمنگھم میں چاچیاں تائیاں بہت ہیں

سردیوں میں اوڑھنے کو ایک عدد چادر بھی نہیں ملتی
ویسے کہنے کو تو گھر میں رضائیاں بہت ہیں

ہر بزم میں یار لوگ دیتے ہیں درسِ پارسائی
مگر اپنے اعمال نامے میں برائیاں بہت ہیں

میں کیسے کسی کو پرفیوم کی بوتل تحفے میں دوں
عید کی بدولت آج کل مہنگائیاں بہت ہیں

ریڈیو پہ سجتی ہیں شعر و سخن کی کئی محفلیں
سنا ہے آپ کی محفل نے دھومیں مچائیاں بہت ہیں

O

ہم کسی بے وفا کے قدموں کی دھول ہو نہیں سکتے
جن کی آستینوں میں خنجر ہوں ہاتھ میں پھول ہو نہیں سکتے
دوست بن کر گھونپتے نہیں کسی کی پیٹھ میں خنجر
ہم برے سہی لیکن ہمارے ایسے اصول ہو نہیں سکتے
ہمارا مذہب سکھاتا ہے دشمنوں کو بھی معاف کرنا
ایسی باتوں پہ ہم عمل نہ کریں ایسے مجہول ہو نہیں سکتے
جو خود کو سمجھیں ہر انسان سے افضل
وہ کبھی عوام میں مقبول ہو نہیں سکتے
بغض و حسد جن کے سینوں میں چلتے ہوں
ایسے لوگ کبھی با اصول ہو نہیں سکتے
اب تم پتھر سے ہیرا بھی بن جاؤ تو کیا
پھر بھی کسی حال میں تم اصغرؔ کو قبول ہو نہیں سکتے

O

ہم جیسے کتنے پھرتے ہیں جن کا کوئی قدردان نہیں ہے
اس محفل میں کیا جانا جہاں فن کار کی پہچان نہی ہے
آج کل بے پر کبوتر اُڑائے جاتے ہیں دوستو
مسکا لگا کر چنے کے جھاڑ پہ چڑھائے جاتے ہیں
اب تو اندھوں میں کانے سردار نظر آتے ہیں
آپ کی بزم میں باذوق دو چار نظر آتے ہیں
جنہیں آتا کچھ نہیں انہیں لکھنے کا ٹھرک ہے
ایسے لوگوں کے ہاتھوں ادب کا بیڑہ غرق ہے
تلخ حقیقت کو فسانہ بنا کر پیش کرتاہوں
کسی کی دل آزاری نہ ہو اس بات سے ڈرتا ہوں
سچ بات کہتے ہوئے میں کبھی شرماتا نہیں ہوں
اسی لیے میں کچھ لوگوں کو بھاتا نہیں ہوں

O

جتنی کشش آپ کے اندازِ بیان میں ہے
اس سے زیادہ مٹھاس آپ کی زبان میں ہے
یوں تو اور بھی ریڈیو میزبان ہیں دنیا میں
مگر آپ جیسا نہ کوئی اس جہان میں ہے
جیسا کہ آپ کا انداز تکلم ہے دوست
ایسا نہ کسی دوسرے میزبان میں ہے
کیا ہوا جو ابھی میرے بال و پر نہیں نکلے
آؤ دیکھ لو کتنا جادو تخیل کی اُڑان میں ہے
یہ مبالغہ آرائی نہیں بلکہ اٹل حقیقت ہے
ایسا نہ سمجھنا کہ قصیدہ آپ کی شان میں ہے

O

وہ کہتی ہے تیری شاعری بڑی بہترین ہوتی ہے
یہ بڑی جلد انسان کو ذہن نشین ہوتی ہے
ہر بات پہلے تولتا ہوں پھر بولتا ہوں
اسی لیے میری ہر بات ذہین ہوتی ہے
سیدھے سادھے الفاظ سیدھا سادہ انداز
جس میں کسی کی نہ توہین ہوتی ہے

O

جانِ من یہ جتنی غزلیں ہماری ہیں
یہ سب کی سب نذر تمہاری ہیں
اپنی یادیں میرے پاس رہنے دے
مجھے یہ تم سے بھی پیاری ہیں

O

روٹھے یار کو بار بار نہ منایا کرو دوستو
اپنا قیمتی وقت یوں نہ گنوایا کرو دوستو
یار کو منانے میں کوئی برائی نہیں ہے
یار کو مناتے ہوئے نہ شرمایا کرو دوستو
یار کا جب تم سے ملنے کو جی کرے
یار سے کبھی آنکھیں نہ چرایا کرو
محبوب کو اس کی حالت پہ چھوڑ دیا کرو
وہ بات نہ کرے تو تم نہ گھبرایا کرو دوستو

O

روٹی نہیں ملتی کھانا نہیں ملتا
کسی سے میرا دل دیوانہ نہیں ملتا
مفلسی میں اپنے بھی ایسے ہوتے ہیں
اس طرح تو کوئی بیگانہ نہیں ملتا
کئی سالوں سے اس تلاش میں ہوں
میری قسمت کا آب و دانہ نہیں ملتا
جو زمانے میں محبت کی انتہا کر دے
اصغؔر جیسا کوئی دیوانہ نہیں ملتا

O

ہمیں جب سے کسی سے پیار ہو گیا ہے
ہمارا دل اچانک تم سے دو چار ہو گیا ہے
آج ایک عجیب سانحہ ہوا میرے ساتھ
مجھے پہلی نظر میں کسی سے پیار ہو گیا ہے
میں اسے اپنی خوش قسمتی ہی کہوں گا
میرے اشعار پڑھ کر دشمن بھی یار ہو گیا ہے
مجھے تو یہ عشق کا ہی کوئی کرشمہ لگتا ہے
کہ پیار میں وہ کتنا ہوشیار ہو گیا ہے
ہم اسے اس کی دل لگی ہی سمجھتے رہے
مگر وہ اصغؔر کی خاطر جان دینے کو تیار ہو گیا ہے

O

اس طرح قلم کا زور آزماتا جا
زمانے سے برائی مٹاتا جا
تو سب کو ہنساتا جا گاتا جا
سدا اسی طرح مسکراتا جا
وہ زبان کے تیر چلاتے جائیں
تو اپنا فرض نبھاتا جا
ان کی باتوں کا غم نہ کر
ہر کسی کو حق بات سمجھاتا جا
لوگوں کے چہروں سے نقاب ہٹا کر
اللہ کے دربار میں ثواب کماتا جا

O

خالی پڑی ہے حویلی دل کی
تو ہی رہبر ہے میری منزل کی
دل کے گلشن میں بہار آ جائے
بن جائے جو تو سہیلی دل کی
اب کسی اور کا اس پر حق نہیں
اب صرف تیری ہے حویلی دل کی
میں تجھ کو کیوں اتنا چاہتا ہوں
تو آ کر سلجھا دے یہ پہیلی دل کی
تجھ سے اپنے دل کی بات کہی نہیں جاتی
تو ہے بڑی شرمیلی دل کی

O

ہم لوگ تو ہیں آپ کے چاہنے والے
آپ کی پیاری صورت دل میں بسانے والے
مجھے شب بھر جگائے رکھتے ہو جاناں
وہ تمہی ہو میری نیندیں چرانے والے
اے دوست میں تیرے کیوں نہ قربان جاؤں
میری نظروں میں اپنا مقام بنانے والے
میں تیری اس محبت کی کیا مثال دوں
دور بیٹھ کر میری روح پہ قبضہ جمانے والے
میرے دل و جان کیوں نہ تجھ پہ قربان ہوں
ہم ہیں بے لوث تمہیں چاہنے والے
جیون کے سفر میں اب تمہی میرے ساتھی ہو
اصغرؔ نہیں کسی اور کو اپنا ہم سفر بنانے والے

O

انسان کو انسان سے نفرت نہیں ہوتی
انسان کی ایسی حالت دیکھ کر مجھے حیرت نہیں ہوتی
ہمیں تو ہر پل مصائب گھیرے رکھتے ہیں
انہیں فون کرنے کی بھی فرصت نہیں ہوتی
ہمارے دل میں بڑے ارمان پلتے رہتے ہیں
مگر پوری ہماری کوئی حسرت نہیں ہوتی
جو انسان ایک بار کسی کی نظروں میں گر جائے
اس شخص کی کہیں بھی عزت نہیں ہوتی
دولت کی دیوی خود اس کے گھر چلی آئے
کسی غریب کی ایسی قسمت نہیں ہوتی

O

خدا کرے تجھے کسی سے پیار ہو
تو ہر پل اسے ملنے کو بے قرار ہو
دور تجھ سے تیرا یار ہو
اس کے غم میں تو بیمار ہو
تو دن بھر گولیاں کھایا کرے
خدا کرے تیرے دل میں درد ہو
دن بھر دوائیاں کھایا کرے
ہر روز چارہ گر کے پاس جایا کرے
بار بار لب پہ میرا نام آئے
راتوں کو اُٹھ کر اصغؔر اصغؔر چلایا کرے

O

خود کو کسی کی محبت میں پھنسا کے دیکھتے ہیں
ہم بھی کسی سے دل لگا کر دیکھتے ہیں
سنا ہے اس کا سکیورٹی سسٹم بڑا جدید ہے
آج اس کی مرغی چرا کر دیکھتے ہیں
ہماری تمام عمر روتے گزری ہے
آج سے کچھ دن مسکرا کے دیکھتے ہیں
کسی بد ذوق کی محفل میں جا کر اصغؔر
بھینس کے آگے بین بجا کے دیکھتے ہیں

O

کسی کے دل میں اپنا گھر بنانا پڑتا ہے
محبت میں کئی بار چین و سکون گنوانا پڑتا ہے
سنا ہے نفرت محبت کی پہلی کڑی ہوتی ہے
کئی بار دشمن کو بھی اپنا بنانا پڑتا ہے
کسی انسان کو دل ہی دل میں چاہ کر دوستو
اس سے اس کا پیار چھپانا پڑتا ہے
کئی لوگ رائی کا پہاڑ بنا دیتے ہیں
ایسے لوگوں سے دل کو بچانا پڑتا ہے
جو محبت کے سمندر میں لے جاتے ہیں کشتی
کئی بار ان کو اپنی جان سے جانا پڑتا ہے

O

ہم لوگ تو ہیں آپ کے دیوانے سے
رقیب جلتے ہیں ہمارے مسکرانے سے
نہ جانے ہمارا کیا انجام ہو گا
شعلے سے اُٹھتے ہیں میرے آشیانے سے
زندگی میں پہلی بار ہمیں سکوں ملا
یہ کرامت ہوئی کسی سے دل لگانے سے
جب دل میں کسی کو بسا ہی لیا ہے
پھر ہم کیوں ڈرتے پھریں زمانے سے
جس دن سے اُن سے محبت ہوئی ہے
اُس دن سے وہ باز نہیں آتے ہمیں رُلانے سے
ایک بار کوئی دل کی گہرائی سے ہمیں پکارے
ہم دوڑے چلے آئیں گے ان کے بلانے سے

O

محبت چھپتی نہیں ہے چھپانے سے
یہ ایسی آگ ہے جو بجھتی نہیں بجھانے سے
اس میں غم کے سوا کچھ بھی نہیں
ہمیں ڈر لگتا ہے کسی سے مراسم بڑھانے سے
میری آنکھیں پتھرا گئی ہیں انتظار میں
آؤ مل بھی جاؤ ہمیں کسی بہانے سے
نہ جانے میرا دل کیسے گھائل ہو گیا
تیری آنکھ کے پہلے نشانے سے
میرے دل میں جو ہجر کی آگ لگی ہے
وہ بجھے گی تمہارے بجھانے سے
محبت میں اصغؔر نے اتنے غم سہے ہیں
اب ہم باز رہتے ہیں کسی سے دل لگانے سے

O

تجھ سے محبت کرنے کا بہانہ چاہتا ہوں
میں صرف آپ کا یارانہ چاہتا ہوں
دنیا میں اور کوئی خوشی راس نہیں آئی
محبت میں اپنا مقدر آزمانا چاہتا ہوں
میرے دل میں جو پیار کا سمندر چھپا ہے
تیری نذر کرنا وہ نذرانہ چاہتا ہوں
دل کے کسی کونے میں مجھے تھوڑی جگہ دے دو
وہاں بنانا اپنا آشیانہ چاہتا ہوں
اصغؔر کے سوا تجھے کوئی اور دیکھ نہ سکے
اپنی آنکھوں میں تجھے چھپانا چاہتا ہوں

O

یہ صلہ ملا ہے مجھے ان سے دل لگانے کا
وہ نام نہیں لیتے میرے دل سے جانے کا
کئی مہینوں سے مفت کا کھا رہے ہیں
کام آج تک انہوں نے نہیں کیا ایک آنے کا
روز مرہ کی فرمائشوں سے ہو گیا دیوالیہ اپنا
سوچتے ہیں سیکھ لیں کسی سے گُر دل لگانے کا
سامان ان کا پھینک دیتے ہم سڑک پہ لیکن
اگر ہمیں ڈر نہ ہوتا پولیس اور تھانے کا
عدالت میں ہم بھی دائر کریں گے ہر جانے کا کیس
تا کہ انہیں خیال نہ آئے کسی کے دل میں سمانے کا
اپنے اُستاد سے مشورہ کر کے چلا کوئی چکر اصغرؔ
پھر وہ بھول کر بھی نہ لیں نام تیرے دل میں آنے کا

O

خود جاگنے والے اور ہم کو جگانے والے
ہم لوگ ہیں تیری محفل کو سجانے والے
تمہاری نظروں میں ہماری کوئی قدر نہ سہی
مگر وفادار ہوتے ہیں ساتھی پرانے والے
میں تیری خاطر اپنی جان نچھاور کردوں
میری تصویر کی تصویر بنانے والے
ہم سے یوں نہ مُکھ موڑا کرو دوست
نہیں تو ڈھونڈو گے ہم جیسے چاہنے والے
اس زمانے میں تو کوئی چار قدم ساتھ نہیں دیتا
ہم ہیں کئی سالوں سے تیرا ساتھ نبھانے والے

O

پہلے پہل جب میرا برا حال ہوتا تھا
پھر ان کی جانب سے ایک فون کال ہوتا تھا
اب اس طرح ہم اپنے ارمانوں کا خون کرتے ہیں
نہ ملتے ہیں ان سے نہ ہی فون کرتے ہیں
ہم جب کبھی کوئی درد بھری غزل سناتے تھے
پھر ان کی جانب سے بڑے فون آئے تھے
کہتے تھے خدا کے لیے دُکھی غزلیں مت سناؤ
اگر ہو سکے تو ہمیں ہمیشہ کے لیے بھول جاؤ
ایک چھوٹی سی خطا ہم سے سرزد ہوئی
اس لیے اب ان سے رابطہ نہیں کوئی
اگر ہو سکے تو اصغرؔ کو معاف کر دینا
اور میری جانب سے دل اپنا صاف کر لینا

O

دوستو وہ بھی کوئی محفل ہے
جس میں اصغرؔ نہ شامل ہے
اس کے سخن میں ہر رنگ
اس کا کوئی نہ مدِ مقابل ہے
ہر محفل میں دھوم ہے اس کی
مگر گھر میں آٹا نہ چاول ہے
وہ ڈوبا ہے کسی کی آنکھوں میں
نہ جانے کتنی دور محبت کا ساحل ہے
بینک میں پیسہ نہیں اور جیب بھی خالی ہے
ایسے میں دل جیتنا بڑا مشکل ہے

O

وہ میری آنکھوں میں مثلِ خواب رہتے ہیں
ساری رات ہم دیکھتے انہی کے خواب رہتے ہیں
ہماری نظر سے وہ ہٹنے کا نام نہیں لیتے
میرے دل میں وہ صورتِ گلاب رہتے ہیں
میں ڈرتے ہوئے وصل کا سوال نہیں کرتا
ان کے لبوں پہ حساب لاجواب رہتے ہیں
جب ان کی یاد میں دل بے قرار ہوتا ہے
دردِ دل غم دوراں میرے ساتھ دوست بے حساب رہتے ہیں
میری نگاہ اور کسی کی جانب اُٹھتی نہیں ہے
میری نظروں میں آپ جناب رہتے ہیں
وہ بار بار پوچھتے ہیں کوئی بتا دے اصغؔر کون ہے
ہم تو ان کے سامنے صورت کھلی کتاب رہتے ہیں

O

یہ جو تیرے کالے جوڑے میں حسین گلاب ہے

یہ میری زندگی کے لیے بہت بڑا عذاب ہے

حسینوں سے کبھی بھول کر بھی محبت نہ کرنا

انہی کی بدولت مردوں کا خانہ خراب ہے

کل وہ اچانک میری میں آ گئی

میں نہ سمجھ سکا یہ حقیقت یا خواب ہے

اب وہ چھپتے پھرتے ہیں سبھی سے

ان دنوں ان کے چہرے پہ رہتا نقاب ہے

اب وہ اصغؔر سے کہتے ہیں ڈر نہ محبت کر لے

اب ہم کسی کے چکر میں نہ آئیں گے سب کو ہمارا ایسا جواب ہے

O

تیری آنکھوں کے نشے میں چور صبح و شام رہتا ہے
جان ابھی بھی وقت ہے لگا لو اگر کوئی الزام رہتا ہے
ہفتے میں جب کبھی وہ یاد کر لیتے ہیں مجھ کو
پھر میرے دل میں بہت آرام رہتا ہے
ہوس کے پجاری یہ بات بھلا کیا جانیں
کہ محبت کرنے والوں کا زندہ نام رہتا ہے
آخر انہوں نے میرے پیار کو سچا مان لیا
اب میرے دل میں بڑا آرام رہتا ہے
ہم تو رات دن انہیں اپنا حال سنا دیتے ہیں
مگر انہیں ہر پل کوئی نہ کوئی کام رہتا ہے

O

آئے تھے سنیں گے ریشمی شلوار کرتہ لٹھے کا
مفت میں سننا پڑ گیا گانا اک کٹے کا
کمزوری میں ہم کیسے اُٹھائیں تمہارے ناز نخرے
یہ تو کام ہے کسی ہٹے کٹے کا
گھر بیٹھے اس لئے خرید لیے سارے شیئر
اب اسے سلام کرتا ہے سارا بازار سٹے کا
پچھلے سال ہم گئے بازار میں اُلو خریدنے
حیران ہو گئے سن کر نرخ نامہ اُلو کے پٹھے کا
اب جب کبھی اپنا گانا سناتا ہوں پڑوسن کو
اِس پر اُس کی ساس پوچھتی ہے یہ گانا کس گلہ پٹھے کا

O

کیا بتاؤں رنگ میرا کیوں زرد ہے
میرے جگر میں کسی کی محبت کا درد ہے

جانِ من آج نہ جاؤ مجھے اکیلا چھوڑ کر
ہوا بھی تیز ہے اور موسم بھی سرد ہے

دنیا میں کوئی کسی کا دوست نہیں
نہ ہی اہل و عیال میں کوئی ہمدرد ہے

دولت نے سب سکون و چین کھویا
اور اسی کے بارے میں سوچتا ہر مرد ہے

جب سے تم اکیلے چھوڑ گئے ہو اصغرؔ کو
اس دن سے میرے دل میں درد ہے

O

نیکی کرتے ہو تو پھر جتاتے کیوں ہو
میرے نہیں ہو تو خوابوں میں آتے کیوں ہو

کہنے کو تو میں تمہارے ساتھ رہتی ہوں
پھر اپنے گھر میں مجھے بلاتے کیوں ہو

میں جانتی ہوں تم بہت برے ہو بروں کی نظر میں
مگر میرے دل کو اتنے بھاتے کیوں ہو

تمہیں شاید کوئی اور نہیں ملتا بات کرنے کے لیے
پھر فون پہ سارا دن میرا بھیجا کھاتے کیوں ہو

ہم تو کل بھی اور آج بھی تمہارے ہیں اصغؔر
پھر بار بار ہمیں تم آزماتے کیوں ہو

O

محفلِ سخن سجی ہے تو دیوانے بھی آئیں گے
شمع جلی ہے تو پروانے بھی آئیں گے

محبت میں تم ہمیشہ ثابت قدم رہنا
لوگ ہماری چاہت کو آزمانے بھی آئیں گے

موسم ہجر میں تم یوں اُداس نہ رہنا
دیکھنا ایک دن وصل کے زمانے بھی آئیں گے

جو دوست تمہیں دور سے پیارے لگتے ہیں
ایک دن وہی تمہارا دل جلانے بھی آئیں گے

اپنے دل کو سنبھال کر رکھنا ہو گا
دیکھنا اسے کئی لوگ چرانے بھی آئیں گے

محبت میں ہر طرح کی آزمائشیں آتی رہتی ہیں
جنہیں تم اپنا سمجھو گے ایسے بیگانے بھی آئیں گے

O

دیکھ کر میرے دل کے گھاؤ
اُسے ہو گیا مجھ سے لگاؤ
اب کہتے ہیں دنیا کو ٹھکراؤ
ہو سکے تو ہم سے دل لگاؤ
پیار کرنا ہے تو سچے دل سے کرو
نہیں تو باتوں میں نہ اُلجھاؤ
ہم تم سے پیار کرتے رہیں گے
چاہے تم ہماری محبت کو ٹھکراؤ
پیار کرنا ہے تو جلدی سے کر لو
ہمیں باتوں میں نہ اُلجھاؤ

O

ہمارے پیار کی کہانی رنگین بہت ہے
مگر اس کا انجام ہوا سنگین بہت ہے
میں کیوں کسی شاعر کی شاعری چراؤں
اللہ کے فضل سے میری زمین بہت ہے
جس نے مجھ کو دیوانہ بنا رکھا ہے
وہ شخص میری نظر میں حسین بہت ہے
ہماری محبت میں آہیں ہیں نالے ہیں
سننے والوں کے لیے یہ غمگین بہت ہے
میری یار کی باتیں پیار بھری ہوتی ہیں
کیونکہ وہ سب حسینوں سے ذہین بہت ہے

O

جو تم نے پوچھا ہے کہ میرے کون ہو تم
میرے پیار کی شان ہو تم
میری محبت کی آن ہو تم
میرے دل کا ارمان ہو تم
میری چاہت کی پہچان ہو تم
میری سوچ میرا دھیان ہو تم
میرا دین میرا ایمان ہو تم
دل پہ جو رہے گا وہ نشان ہو تم
میں بے گناہ میرا بیان ہو تم
میری سلطنت کی حکمران ہو تم
میری روح میری جان ہو تم

O

ہم حیران ہیں یہ کیسی غزل خوانی ہے
نہ ہاتھ میں رومال ہے نہ آنکھوں میں پانی ہے
نہ اس کی نظموں کا کوئی عنوان ہے
نہ ہی شاعری کا کوئی مفہوم و معنی ہے
جن کی ہر بات میں تضاد ہوتا ہے
وہی کہتے پھرتے ہیں ہمارا کوئی نہ ثانی ہے
جس نے پورے رمضان میں ایک روزہ نہیں رکھا
وہی کہتا پھرتا ہے کیا میرا چہرہ نورانی ہے
اصغؔر کے دنیا میں دشمن تو بہت ہیں
مگر ان میں سے ایک نہ خاندانی ہے

O

جب سے وہ زندگی میں شامل ہو گئے ہیں
تب سے ہم سب کی نظر میں کامل ہو گئے ہیں
جو بڑے پارسا بنے پھرتے تھے گلی گلی
آج وہی لوگ رونق محفل ہو گئے ہیں
اب کوئی ہمیں جدا نہیں کر سکتا
ہم ان کی زندگی میں شامل ہو گئے ہیں
کبھی ہم بھی بڑے خوددار ہوا کرتے تھے
آج ان کے در کے سائل ہو گئے ہیں
ان کا پیار پا کر چین ملے گا اصغؔر
وہ میرے پیار کی منزل ہو گئے ہیں

O

جو دشمن جاں ہے اس سے دوستانہ ہے
مگر ہم دونوں کا تعلق غائبانہ ہے
ان کی اور ہماری طبیعت شاعرانہ ہے
مگر میرا انداز ذرا عاشقانہ ہے
آج جمعہ کے دن تو غسل کرو دوست
کیونکہ اس نے تیرے پڑوس میں آنا ہے
جو کوئی بھی مجھے ڈھونڈھنا چاہتا ہے
وہ یاد رکھے کہ میرا ان کے دل میں ٹھکانہ ہے
ہم سوچ رہے ہیں کیسے ان سے ملیں
آج برفباری بھی ہے ملنے بھی جانا ہے
جب میں اور وہ دونوں راضی ہیں
پھر نہ جانے کیوں دشمن یہ زمانہ ہے

O

کٹہرے میں کھڑا ہوں کب عدالت سے ڈرتا ہوں
اپنا دشمن ہوں اپنی وکالت سے ڈرتا ہوں

میری داستان تو بڑی طویل ہے جاناں
یہ تمام لکھ نہ سکا میں طوالت سے ڈرتا ہوں

تیرا پیار مجھے کہاں سے کہاں تک لے آیا
میرا جو حال ہوا اس طوالت سے ڈرتا ہوں

جہاں عروج کے بعد زوال ہی زوال ہوتا ہے
میں ایسی مختصر شہرت سے ڈرتا ہوں

جو کسی نیک کام کے لیے صرف نہ کر سکوں
چاہے کتنی زیادہ ہو ایسی حالت سے ڈرتا ہوں

O

زندگی میں کچھ لوگ بڑے پیارے ملتے ہیں
مگر ان سے نہ بخت کے تارے ملتے ہیں
ذرا سوچ سمجھ کر تم کسی سے دوستی کرنا
ایسے کاموں میں یہاں بڑے خسارے ملتے ہیں
زیست کا سمندر بڑا کٹھن ہے پار کرنا
یہاں ہر شناور کو نہ کنارے ملتے ہیں
دنیا میں کہیں تو سارے لوگ خوش ہیں
اور کہیں سب لوگ غم کے مارے ملتے ہیں
جیسے غریب کے گھر سے مہمان بھاگ جاتے ہیں
ایسے دل سے بھاگتے ہوئے ارماں ہمارے ملتے ہیں

O

جو کر گیا ہے اندھیروں کے حوالے مجھے
کوئی اسے کہہ دے آ کر بچا لے مجھے

کوئی ایک بار پیار سے دیکھے مجھے
وہ تمام عمر کے لیے اپنا بنا لے مجھے

یہ دنیا مجھے تجھ سے چھین نہ لے
تو ایسی پیاری آنکھوں میں بسا لے مجھے

ہر موڑ پہ جدائی ناگن بنی بیٹھی ہے
اب اور دیر نہ کر آ بچا لے مجھے

تیری اُلفت کا مجھ کو یہ صلہ ملا ہے
ملے ہیں آنکھوں میں آنسو پاؤں میں چھالے مجھے

O

جسے سبھی دیکھتے ہیں ایسا شاندار منظر ہوں میں
رقیبوں کے راستے کا پتھر ہوں میں
میرے دشمن مجھے تنہا نہ سمجھیں کبھی
اپنے آپ میں ایک لشکر ہوں میں
پتھر دل لوگوں کی دنیا میں رہتا ہوں
مگر حقیقت میں اک گوہر ہوں میں
پہلے تولنا پھر بولنا یہ میری عادت ہے
اپنی ہر بات پہ کرتا غور ہوں میں
اللہ کے لکھے پر ہمیشہ صبر کرتا ہوں
بزدلوں کی طرح کبھی نہ کرتا شور ہوں میں

O

جو لوگ خاکسار ہوتے ہیں
وہ یاروں کے یار ہوتے ہیں
کسی کی ظاہری حالت پہ نہ جانا
یہ دیوانے بھی بڑے باوقار ہوتے ہیں
جن لوگوں کے دل میں ایمان کی روشنی ہوتی ہے
وہی حقیقت میں سرمایہ درد ہوتے ہیں
انسان کی ہر حالت میں کوئی مصلحت ہوتی ہے
گو زندگی کے کچھ لمحے ناگوار ہوتے ہیں
جو زندگی کا ہر دن گزارتے ہیں
اس کے لیے سارے دن خوشگوار ہوتے ہیں
کسی کے پھٹے پرانے کپڑوں پہ نہ جانا
ان میں کچھ لوگ صاحب اسرار ہوتے ہیں

O

کھویا ہوں تیری آنکھوں کے مست خمار میں
اب کے برس خزاں چلی آئی بہار میں
میری اُمیدوں کا گلشن ہرا بھرا ہو جائے
ایک بار تو چلی آئے میرے گلزار میں
میری مجبوری کو بے وفائی کا نام نہ دے
کسی بات کے لیے نہیں ہوں سزا وار میں
اگر پھر بھی تیری نظر میں تیرا مجرم ہوں
آ تیری زلفوں میں ہو جاؤں گا گرفتار میں
تیرا میں چہرہ آنکھوں میں بسا لوں گا
ایک بار جو کر لوں تیرا دیدار میں

O

اپنے پاس دولت نہ خزانہ ہے
نہ کسی سے ملنے کا کوئی بہانہ ہے
یہ ازل سے ہوتا آیا ہے
محبت کرنے والوں کا دشمن زمانہ ہے
ہمارے دل میں پیار بھرا ہے
لبوں پہ اُلفت کا ترانہ ہے
یہاں دل کی کوئی قدر نہیں
اب سوچ سمجھ کے دل لگانا ہے
اس کا کسی کے پاس علاج نہیں
میرا یہ درد بڑا پرانا ہے

O

ہم آنکھوں کو سمجھاتے رہتے ہیں
وہ پھر بھی اشک بہاتے رہتے ہیں
ہم تو کسی سے کوئی گلہ نہیں کرتے
دنیا کے درد سہتے رہتے ہیں
ہمارے غموں میں کوئی اُداس نہ ہو
اسی لیے ہم مسکراتے رہتے ہیں
ہماری زیست طوفانوں سے بھری ہے
ہم زمانے سے ٹکراتے رہتے ہیں
پیار و محبت میں ملے زخموں کو
تحفہ سمجھ کر ہم سنبھالتے رہتے ہیں

O

تیرے دم سے میری زیست میں تازگی ہے
یہ سب تیری باتوں میں شگفتگی ہے
تو میری شاعری کو ضیاء بخشی ہے
میں تیرا چاند تو میری چاندنی ہے
یہ بندھن مرکز بھی نہ ٹوٹے گا
ہم دونوں کی ایسی دوستی ہے
اب نہیں تمہارا SMS آتا ہے نہ فون
کیا اصغؔر سے کوئی ناراضگی ہے
میری زندگی میں اندھیروں کا کیا کام
تیرے دم سے میری زندگی میں روشنی ہے
مجھے سکون سے کیوں نہ جینے دیتے ہو
آخر اصغؔر سے تمہیں کیا دشمنی ہے

O

ہمارے پیار کے چرچے ہیں گلی گلی
مگر ہم دونوں ملتے ہیں کبھی کبھی
وہ میرے کان میں سرگوشیاں کرتی رہتی ہے
آج کل وہ باتیں کرتی ہے دبی دبی
ایک فون کال کرنے کی دیر ہوتی ہے
پھر وہ آ جاتی ہے جلدی جلدی
وہ عملاً تو کچھ کرتی نہیں ہے
مگر باتیں کرتی ہے بڑی بڑی
میں جب بن بلائے ملنے چلا جاتا ہوں
پھر وہ مجھے سناتی ہے کھری کھری
اپنی پونجی پہ تو اتنا مان نہ کر
یہ سب رہ جائے گی دھری دھری

O

ہم غم کے ماروں کو جب سے سیارے ملے ہیں
ایسا لگتا ہے جیسے چاند ستارے ملے ہیں

ہمیں جتنے لوگ آپ سے قبل ملے ہیں
وہ آپ جیسے نہ پیارے ملے ہیں

لگتا ہے ہماری جوڑی آسمان پہ بنی ہے
ہم دونوں کے اس طرح ستارے ملے ہیں

ہر کوئی ہمیں مذاق ہی مذاق میں ٹالتے رہتے ہیں
ہمیں سبھی لوگوں سے جھوٹے لارے ملے ہیں

اصغؔر جس سے بھی اپنا درد بانٹنا چاہا
وہی لوگ ہماری طرح درد کے مارے ملے ہیں

O

زندگی کی دوڑ میں کئی بار انسان پیچھے رہ جاتا ہے
کئی بار شناور بھی سمندر میں بہہ جاتا ہے
محبت انسان کو ایسی قوت بخشتی ہے
وہ غم ہنستے ہوئے سہہ جاتا ہے
ریت کی دیوار کا سہارا نہ لینا
ایسا کرنے والا انسان جلد ہی ڈھ جاتا ہے
کسی دیوانے کا کوئی اعتبار نہ کرنا کبھی
یہ دیوانگی میں بھی سچ بات کہہ جاتا ہے
دوسروں کی نقل کرنے والا انسان
ہر میدان میں پیچھے رہ جاتا ہے

O

اس دنیا میں اپنی بھی کوئی ہیر ہو گی
جس کے ہاتھوں میں دکھی میری تقدیر ہو گی

ہمارے پیار کا جگہ جگہ چرچا ہو گا
اس طرح ہماری محبت کی تشہیر ہو گی

میں اسے کیسے تنہا چھوڑ کر جاؤں گا کبھی
جب میرے پاؤں میں اس کے پیار کی زنجیر ہو گی

اندھیروں میں بھی یہ میرا ساتھ دے گی
میری آنکھوں میں اس کے پیار کی تنویر ہو گی

آج تو بے شک اصغر سے آنکھ نہ ملا
اگر میری محبت سچی ہے تو اک دن تو اس کی اسیر ہو گی

اس وقت دھن دولت تیرے پاس ہے لیکن
جب تجھے اصغؔر کی محبت ملی اس دن تو امیر ہو گی

O

میں کسی کام میں منافقت نہیں کرتا
جو منافق ہو اس سے بات نہیں کرتا
میری باتوں میں کبھی تضاد نہیں ہوتا
میں کسی کام میں بھی سیاست نہیں کرتا
آج کل بغیر مطلب کے کوئی کسی سے بات نہیں کرتا
اب یہ حالت ہے کوئی کسی کی عیادت نہیں کرتا
جس انسان کے اندر مکاری باہر ریاکاری ہو
وہ خدا کی بھی سچی عبادت نہیں کرتا

O

ہم نے جس کسی سے پیار کیا ہے
اسی نے ہمیں اشکبار کیا ہے
ہم تو انہیں اپنا بنا نہ سکے
اس کے لیے جتن ہزار کیا ہے
اس نے اپنی باتوں کے نشتر چلا کر
ہر تیر جگر کے پار کیا ہے
حق بات سرِ عام کہہ دیتے ہیں
ہم نے نہ کسی کی پیٹھ پیچھے وار کیا ہے
ہم کتنے سادہ دل تھے اصغؔر
جو ایسے لوگوں کا اعتبار کیا ہے

O

میری محبت کی منزل ہو تم
سب حسینوں سے افضل ہو تم
میری چاہت کے قابل ہو تم
میری زندگی کا حاصل ہو تم
میں ساگر میرا ساحل ہو تم
میں مقتول میرے قاتل ہو تم
مدہوشی میں لکھی گئی غزل ہو تم
کیا کہوں کتنی کومل ہو تم
میری نظر میں ایک کنول ہو تم
کتنی شوخ کتنی چنچل ہو تم
میری دھڑکن میرا دل ہو تم
میری دلبر میری سانول ہو تم

O

یہ جو شاعری میں تم کو ستاتا ہوں
یہ سمجھو کہ سمندر سے موتی نکال کر لاتا ہوں
میں تو بھول نہیں سکتا اس کی پیاری صورت
پوچھا کیا میں بھی اس کو یاد آتا ہوں
اس کی دوستی میں بہت دکھ سہہ چکا
اب غم مجھے اور میں ان کو کھاتا ہوں
تمہیں کیا اصغؔر کی زندگی کے نشیب و فراز سے
نہ جانے کیوں ہر بات تمہیں بتاتا ہوں

O

پچھلے سال بھی بڑا شوق تھا تیری دید کا
اس برس شائد پھول کھل جائے میری اُمید کا
کئی سالوں سے تجھے دیکھنے کو آنکھیں ترستی ہیں
انہیں کب نصیب ہو گا دیکھنا چاند عید کا
اس برس بھی اگر تم نہ آ سکے تو
پھر چہرہ دیکھنا نصیب ہو گا اپنے شہید کا
تیرے ہجر میں بھی وصال کا مزہ ہے
جیسے کسی کو نظر آ جائے چاند عید کا
تیرے بنا کسی اور کو نہ دیکھے اصغؔر
یہ معاملہ ہے میری توحید کا

O

میری آنکھوں میں تو دل و جگر میں تو
میری زندگی کے شام و سحر میں تو
مجھے زیست کا ہر پل سہانا لگے ہے
جو ساتھ ہے زندگی کے سفر میں تو
میرا من بھی خوشیوں کے ترانے گائے
جو آ جائے میری دل کے شہر میں تو
میری زندگی میں تو میرے آج میں تو
اس طرح رہتی ہے میرے بحر و بر میں تو
جیسے دو جسم ایک جان ہوتے ہیں
میں تجھ میں اور اصغؔر میں تو

O

جس انسان کو کسی سے پیار نہیں ہوتا
دنیا میں اس کا کوئی غم خوار نہیں ہوتا
جو اپنی ہی ہستی میں کھوئے رہتے ہیں
ایسے لوگوں کا کوئی یار نہیں ہوتا
ہم اس کی حسیں صورت کے غلام ہو گئے
وہ کہتی ہے غلاموں کا ایسا کاروبار نہیں ہوتا
نظروں کے تیر چلائے کئی سال ہو گئے
مگر ایک بھی کسی من کے پار نہیں ہوتا
جو ہر کسی سے نفرت کرتے پھرتے رہتے ہیں
ایسے کم ظرف کا کوئی یار نہیں ہوتا
جو اصغؔر کی طرح اپنے رب سے دوستی کر لے
وہ کسی معشوق کے ہاتھوں خوار نہیں ہوتا

O

تیرے بن جینا چھوڑ دوں گا
اپنے اشکوں کو پینا چھوڑ دوں گا
دل کے آئینے میں جو تصویر بسی ہے
اس درپن کو میں توڑ دوں گا
تیری زندگی میں جو بھی دُکھ آئیں گے
رُخ ان غموں کا موڑ دوں گا
تو اگر اصغرؔ کو نہ ملی تو میں
اپنا سر کسی دیوار سے پھوڑ دوں گا

O

وہ باتیں بڑی باکمال کرتی تھی
میری ہر بات کا بڑا خیال کرتی تھی
میں جب کبھی اسے ملنے نہ جاتا
اس بات کا بڑا ملال کرتی تھی
اگر میں کوئی فرمائش نہ پوری کرتا
تو وہ رو رو کر برا حال کرتی تھی
اس کے حسن پر اور نکھار آ جاتا
جب نیلے رنگ کی شال کرتی تھی
مرنے کے بعد بھی مجھے پیار کرتے رہو گے
ہر روز مجھ سے یہ سوال کرتی تھی

O

قسمت کا کیسا کھیل ہے بابا
کسی سے نہ ہوا میل ہے بابا

دل کی سڑکیں سنسان پڑی ہیں
باہر گاڑیوں کی ریل پیل ہے بابا

کوئی گاہک اسے لے ہی جائے گا
اپنا دل جو لگایا سیل ہے بابا

پچھلے سال جس کو دل دیا تھا
وہی ظالم دے گیا تیل ہے بابا

ہر کوئی اسی کے گن گاتا ہے
جس کی جیب میں مال ہے بابا

دنیا دولت کے پیچھے لگی ہے
اصغؔر کا کس کو خیال ہے بابا

O

ہر حال میں خوش رہنا کام ہے اپنا
ان کے دل میں آج کل قیام ہے اپنا
میرا تو ہر کام بڑا ہوتا ہے دوستو
مگر بہت چھوٹا سا نام ہے اپنا
شاید اسی کے معیار پر پورا اُترے
میری پیاری شیداں کی نذر کلام ہے اپنا
شیداں کے نام اشعار جو کہے
بولی آج کل اصغؔر غلام ہے اپنا
حمیداں کی جب مجھ سے ملاقات ہوتی
کہتی ہے اصغؔر سب سے پیار کرو یہ پیغام ہے اپنا

O

دل کے سمندر میں ارماں آئے جاتے ہیں
غم مگرمچھ کی طرح انہیں کھائے جاتے ہیں
سحری کے وقت روزہ تو رکھتے نہیں
رات کو یوں ہی دہی جمائے جاتے ہیں
کبھی شکاری کا جال کبھی صیاد کا قفس
ہم وہ پرندے ہیں جو پھڑ پھڑائے جاتے ہیں
پیر صاحب کے اپنے بیٹے کو ویزہ نہیں ملتا
مگر اپنے مریدوں کی بگڑی بنائے جاتے ہیں

O

رات سپنے میں ملی پرستان کی پری
بولی تو کیا چاہتا ہے اصغؔر میرپوری
میں نے کہا ابھی تھوڑا انتظار کر
ابھی گھوم رہی ہے میری کھوپڑی
میں نے پوچھا کیا پیار کی دولت ملے گی
بولی ٹوٹی ہے میرے دل کی جھونپڑی
بولی میری بھی حالت ایسی ہے
پھر میرے سینے سے لگ کر رو پڑی

O

جس دن سے کوئی جدا ہوا ہے
اس دن سے جینا سزا ہو گیا ہے
اس سے قبل تو وفا کا پتلا تھا
پھر نہ جانے کیوں بے وفا ہوا ہے
مجھ پہ اس کے بڑے احسان ہیں
ابھی تک قرض نہ ادا ہوا ہے
عاشقوں کا کبھی ملن نہیں ہوتا
دنیا میں ایسا ہی سدا ہوا ہے

O

میرے یار نے بھیجی ہے
اک پیار بھری چٹھی
لکھا ہے کیا ہم تمہیں
اسی طرح یاد آتے ہیں
کیا آپ آج بھی میری
تصور کو سینے سے
لگا کر سو جاتے ہیں
کیا اب بھی رات بھر
جدائی میں روتے ہو
یا کچھ دیر سوتے ہو
میں کیا لکھوں کہ
تم مجھے کتنے یاد آتے ہو
میری نیند اُڑاتے ہو
تم بن میرا جینا محال ہے

اس حال میں جی رہی ہوں

یہ سمجھو میرا کمال ہے

اب مجھے اور نہ تڑپاؤ

ہو سکے تو مجھے بھول جاؤ

کہیں اور جا کر

اپنی نئی دنیا بساؤ

خط کو جتنی بار پڑھتا ہوں

میں اتنی بار ہی مرتا ہوں

O

ہر پل تمہیں یاد کیئے جا رہے ہیں ہم
جدائی کے آنسو پیئے جا رہے ہیں ہم
دنیا میری اداسی کا سبب نہ جان لے
اس لیے خوشی خوشی جیئے جا رہے ہیں ہم
تمہارے بن جینا ہمیں سزا لگتا ہے
تیری یاد کے جام پیئے جا رہے ہیں ہم
اسے میری مجبوری سمجھو یا بے وفائی
تنہا جینے کا گناہ کیئے جا رہے ہیں ہم
نہ جانے تم کب میرے دیس آؤ گے
اسی اِک آس پہ جیئے جا رہے ہیں ہم
اس کا نتیجہ جب آیا تو دیکھیں گے
اتنا کڑا امتحان دیئے جا رہے ہیں ہم

O

میری زندگی میں خوشیاں بکھراتے جانا
غم کے عالم میں بھی تم مسکراتے جانا
تیری جدائی میں راتوں کو جاگ جاگ کر
اب تو اپنا معمول بن گیا آنسو بہاتے جانا
تمہارے بے چین دل پہ کیا گزری ہے
جاتے ہوئے مجھے دل کا حل سناتے جانا
میری گلی سے جس دن تمہارا گزر ہو
اپنی ہری کانچ کی چوڑیاں کھنکھناتے جانا
آج کے بعد کب اصغؔر سے ملنے آؤ گے
فقط اتنی سی بات ہمیں سمجھاتے جانا

O

سوچتا ہوں کیا ہو گا حال اُس کا
بار بار کیوں آتا ہے خیال اُس کا
جس سے مجھے بے حد پیار ملا
میں بھول نہیں سکتا جمال اُس کا
آہیں بھرتے اک عمر گزری ہے
ابھی تک ہوا نہیں وصال اس کا
اس برس وہ مجھے بہت یاد آیا
میری نظر میں یہ ہے سال اس کا
میری یادوں کے سہارے بھی رہا ہے
اصغؔر اک یہی تو ہے کمال اس کا

O

اک شمع پہ دل نثار کر بیٹھا ہوں
بن دیکھے اسے پیار کر بیٹھا ہوں
وہ شاید میرے دل کی گلی سے گزرے
اپنے بالوں کو سنوار کر بیٹھا ہوں
دیکھنا یہ اسے موم کر کے رہیں گے
اس کی نذر جو اشعار کر بیٹھا ہوں
ایک دن وہ یہاں آ کر رہے گا
اس کی خاطر جو محل تیار کر بیٹھا ہوں
اس کے پیار کے آگے دھن دولت کیا ہے
میں اپنی زندگی تک اس پہ وار کر بیٹھا ہوں

O

وہ کبھی خوابوں میں آتی تھی کبھی خیالوں میں
رات کی تیرگی میں کبھی دن کے اُجالوں میں

میں اس بے وفا کو اپنا خیر خواہ سمجھ بیٹھا
آخر آ ہی گیا اس کی چالوں میں

اس کے ساتھ میرے جو لمحے بیتے
وہ سب گزرے جوابوں سوالوں میں

تمہاری محفل سے ہم جا رہے ہیں جاناں
لوٹ کر آ جائیں گے دس بیس سالوں میں

غم دینے والے سے ہم گلہ نہیں کرتے
یہی بات منفرد ہے ہم دل والوں میں

O

نہ جانے محبت کی دنیا کا کیسا دستور ہوتا ہے
جسے پیار کریں وہی ہم سے دور ہوتا ہے
اُلفت میں جب کوئی دیوانہ بدنام ہوتا ہے
پھر جا کر وہ کہیں مشہور ہوتا ہے
ہم جس محفل میں اپنا کلام سناتے ہیں
وہیں کوئی نہ کوئی حاسد ضرور ہوتا ہے
ہم تو عشق کا آغاز کرتے ہی کہتے ہیں
دیکھتے ہیں اللہ کو کیا منظور ہوتا ہے
محبت میں کبھی تفریق نہیں ہوتی
چاہت میں نہ رانی نہ مزدور ہوتا ہے

O

کسی دل میں جگہ بنانے میں دیر لگتی ہے
کسی کا سچا پیار پانے میں دیر لگتی ہے
بڑا دشوار ہے کسی دل کا محاذ فتح کرنا
وہاں اپنا جھنڈا لہرانے میں دیر لگتی ہے
جن کے مقدر میں غم کے سوا کچھ بھی نہیں
ان کی قسمت بدلنے میں دیر لگتی ہے
نہ جانے محبت میں کیوں ایسا ہوتا ہے
کسی انسان کو بھلانے میں دیر لگتی ہے
کاش اپنی زندگی میں بھی ملن کی گھڑی آئے
ایسے حسیں لمحے آنے میں دیر لگتی ہے

O

کڑے وقت دوستی توڑا نہیں کرتے
اپنے پیاروں سے مکھ موڑا نہیں کرتے
ہم سفر کے بنا سفر بڑا کٹھن ہوتا ہے
آدھے راستے میں کبھی ساتھ چھوڑا نہیں کرتے
ہر دل پھول کی صورت ہوتا ہے دوستو
اسے سونگھ کر مروڑا نہیں کرتے
صبر کی بھٹی میں وہ پک کر کندن بنتا ہے
جو لوگ مصائب میں بھی دل توڑا نہیں کرتے
حقیقت سے ہم منہ موڑتے نہیں لیکن
سراب کے پیچھے کبھی دوڑا نہیں کرتے

O

میرے دل میں اگر تیرا نہ بسیرا ہوتا
میری زندگی میں تنہائیوں کا اندھیرا ہوتا
ہمارے مقدر کے ستارے جو مل جاتے
پھر میرے ہاتھ میں ہاتھ تمہارا ہوتا
دنیا کی کوئی طاقت ہمیں جدا نہ کر سکتی
فولاد جیسا مضبوط رشتہ ہمارا ہوتا
جو تمہاری نیت نہ خراب ہوتی جاناں
میں آج غلام تمہارا ہوتا
تیرا پیار نہ ملتا اگر اصؔغر کو
آج مجھے بھی غم نے گھیرا ہوتا

O

میرا دل تو ہے تجھ پہ فدا جاناں
تجھے کتنا پیار ہے یہ بتا جاناں
مجھے تم سے صرف اتنا کہنا ہے
میرا کوئی نہیں تیرے سوا جاناں
میں تم سے جدا ہوں تو کیا ہوا
تیرے ساتھ ہے میرے دل کی دُعا جاناں
سچی محبت کا مقدر دنیا میں جدائی ہے
پیار میں ایسا ہوتا رہا ہے سدا جاناں
اصغؔر کو یاد کر کے تجھے دُکھ ہوتا ہو گا
تو سدا کے لیے مجھے بھول جا جاناں

O

تیرے پیار کا پیاسا تن من ہے میرا
تجھ سے محبت کرنا پاگل پن ہے میرا
اس میں تجھے اپنا ہی عکس نظر آئے گا
یہ دل کچھ اس طرح کا درپن ہے میرا
مجھے تیرا حسن دیکھنے نہیں دیتا
تیرا ریشمی دوپٹہ دشمن ہے میرا
عید کے دن میں تم سے گلے ملا تھا
مگر ابھی خوشبو سے معطر بدن ہے میرا
میرا دل تب تک کوئی چرا نہیں سکتا
جب تک تجھ جیسا پاسبان ہے میرا

O

نہ جانے پہلے عید آتی ہے کہ آپ آتے ہیں
اپنے گلشن میں ہر روز اُمید کا پودا ہم لگاتے ہیں
ابھی تک نہ عید آئی ہے نہ آپ آئے ہیں
ہماری آرزوں کے غنچے مرجھائے جاتے ہیں
جس سال آپ ہمارے گھر پر نہیں آتے
آپ کے سر کی قسم پھر ہم عید نہیں مناتے ہیں
ہمارا سارا دن بھوکے رہ کر گزر جاتا ہے
آپ ساتھ نہ ہوں تو ہم کچھ نہیں پکاتے ہیں
اصغؔر جی یوں من گھڑت باتیں نہیں بناتے
ہم جو وعدہ کریں وہ نبھا کے دکھاتے ہیں

O

مورنی ورگی جس دی ٹور

اوس ورگا سوہنا نہیں کوئی ہور

اوہ میرے وَل اِنج تکدی رہندی

جیویں چن ول تکدی اے چکور

جس دن دا اوس نوں ویکھیا اے

میرا دل ہر ویلے پائی رکھدا اے شور

جہیڑا بڑا شاد بنیا پھردا سی

او ای ساڈے دل دا چور

اسی تے اپنا دل کھول وکھایا

جے نا مَنّے فیر نئیں کوئی زور

O

کوئی کہندا پاگل جھلے ہاں
ساڈا دنیا وِچ کوئی نہیں کلم کلے ہاں
ایتھے نہ کوئی ساڈا دوست یار اے
نا ای دھن دولت رکھدے پلے ہاں
پتہ نئیں ساڈی قسمت وِچ کیہ اے
اَج اپنے سجناں دے دیس چلے ہاں
اونہاں نوں ایدھر آون دا وقت نہیں لھبدا
اَسی ہر روز جاندے اونہاں دے محلے ہاں
ہون ساڈے مقدر دا فیصلہ اودھے ہتھ اے
پتہ نئیں اَسی اودھی نظراں اچ برے یا بھلے ہاں

O

کجھ ایسے وی پڑھیا دے پردھان ہوندے
جنہاں دے تن پارسا من شیطان ہوندے
ماں باپ دے جہڑے نافرمان ہوندے
اوہ کامیاب کدے نہ وِچ جہان ہوندے
جہڑے یا رتے اعتبار کر کے زندگی گنوا دیندے
دنیا وِچ ایسے وی مرزے خان جیسے جوان ہوندے
کئی وری اوہ یار سانوں دھوکہ دے جاندے
جنہاں سجناں تے سانوں بڑے مان ہوندے
اوہ تباہی توں اپنا گھر کدے بچا نہیں سکدے
دنیا لئی جہیڑے بڑے سیاستدان ہوندے

O

تیرے عشق مینوں برباد کیتا
تیرے وچھوڑے بڑا ناشاد کیتا
اونہاں توں سانوں دُکھ ملے
جنہاں دا گھر اَسی آباد کیتا
اوہ اُڑکے تیرے کول پہنچیا
جدوں دل دا پنچھی آزاد کیتا
اَسی بڑے تیرے چرچے کیتے
پرتوں نہ کدے سانوں یاد کیتا
اَسی تے سدھے سادھے بندے سی
زمانے دیاں ٹھوکراں سانوں اُستاد کیتا

O

پہلاں اوہ میرے نال کردے رے دل لگی
فیر ساڈھے درمیان ہو گئی پکی دوستی
میری زندگی وچ اودھے آن دی دیر سی
اوس تھیں بعد ہو گئی ہر پاسے روشنی
ہن ساڈی جوڑی دے بڑے رولے نیں
میں اودھا چن تے اوہ میری چاننی
ساڈی زندگی اچ اودھے پیارتوں سوا کجھ نہیں
ایہہ ای ساڈی محبت دی کہانی
ساڈا اِک دوجے نال وعدہ اے
اسی ہر حال اچ اے یاری نبھانی

O

جے تیرے ورگا ساڈا کوئی یار ہوندا
فیر ساڈے وی مقدر دا بیڑہ پار ہوندا

تینوں کدے سسی کدے سوہنی کہندا
دنیا وچ اک توں ہی میرا دلدار ہوندا

ساڈی محبت دیاں دھمالا پے جاندیاں
ساڈا پیار مشہور وچ سنسار ہوندا

جے توں میرا مسیحا بن کے آوندا
فیر میرا جیون وانگ گلزار ہوندا

جے اصغؔر نوں کسے دا سچا پیار مل جاندا
میں اودھی خاطر مرن لئی تیار ہوندا

O

میرے یار دے کجھ خط تے کجھ تصویراں
اے ای میری کل پونجی اے ای جاگیراں
اگو رب دی اس مخلوق سارے
پر اِک دوجے توں وکھریاں نیں تقدیراں
سانوں ساڈے یاراں انج قتل کرایا
جیویں مرزے نوں ماریا صاحبہ دیاں ویراں
دنیا سانوں ہر طرح دے دکھ دے یارو
کدے اُف تک نہ کیتی اساں فقیراں
اسی زندگی دا حق تے ادا کر رہے آں
پر ساڈی روح ہوئی اے لیرو لیراں
کوئی شیت ایہنوں توں کچھ سکھے
جھڑیاں میں لکھدا آں تحریراں

O

ویکھ کے میرے ہتھ چ کشکول

حسن دی دیوی بٹھا لہیا کول

کہندی مینوں اپنی سوہنی بنا لے

آ اصغر توں بن جا میرا مہنیوال

پیار نال میری جھولی بھر کے

پُچھدی سوالی کی اے تیرا سوال

میں کہیا جے مینوں بنا بیٹھے اوہ مہینوال

فیر رکھ لو تسی مینوں اپنے نال

تہانوں مفت دا نوکر مل جانا

اصغؔر دا نکل جانا عُمراں دا کال

O

جیون دی ہر تنگی مٹا لیہ
درد نوں اپنا سنگی بنا لیہ
جے توں خُشیاں چاہنا ایں
فیر توں کسے نال پیار پا لیہ
محبت چ بڑیاں آزمائشاں ہوندیاں
اے گل اپنے دل نوں سبھا لیہ
جے اے سب منظور اے تینوں
جاتوں وی ہس لیہ گا لیہ
اصغر نوں اپنا سجن بنا لیہ
فیر توں وی ہس لیہ گا لیہ
تیرے دل نوں سکون ملے گا
توں اصغؔر نال اپنا دل وٹا لیہ

O

دنیا داراں لئی سب کجھ روپیہ پیسہ اے
تیری محبت میری زندگی دا کل اثاثہ اے
اسی تے عشق نوں بندگی سمجدے اں
کجھ لوکاں لئی اے کھیل تماشا اے
ایتھے کسے تے بہتا مان نہ کرنا یارو
پہلاں پیار پا کے فیر بناندے ہاسا اے
دنیا وِچ دل توڑن والے بہتے ملدے
کوئی دُکھیاں نوں دیندا نا دلاسہ اے
سوہنیاں دی طبیعت دا کی اعتبار کریئے
اے کدے تولہ تے کدے ماسا اے

O

میرے نال اِک واری پیار پا کے ویکھ لیہ
میری محبت سچی اے آزما کے ویکھ لیہ
میرے دل چ کنی پیار دی دولت اے
توں اک واری سَن لا کے ویکھ لیہ
شاید اودھے دل وِچ ترس آ جاوے
اوس نوں دل دا حال سنا کے ویکھ لیہ
میری حالت تیری سوچ آ جانی اے
میرے پیار وِچ غم کھا کے ویکھ لیہ
تیرے پیار اصغؔر نوں جھلا کر چھڈیا
اِک واری اس دی حالت آکے ویکھ لیہ

O

اَج دی محبت دا اے انجام ہوندا
ایس وِچ بندہ سدا بدنام ہوندا
عاشقاں چ کوئی تقسیم نہیں ہوندی
ایتھے کوئی خاص نہ عام ہوندا
جے تسی میرا خیال رکھدے
اَج میں وی تہاڈا غلام ہوندا
اگر شیداں مینوں نہ ورغلاندی
فیر ساڈا پیار کدے نہ ناکام ہوندا
جے کدے میں گوانڈن تے شاعری نہ کردا
شاعراں چ میرا بڑا احترام ہوندا

O

میرے دل دے اندر جس سجن دا ڈیرا اے

ایس دنیا وچ اِک اوہ ہی دلبر میرا اے

اِک وردی مینوں آزما کے ویکھ لیہ سجناں

ایس دنیا چ جو میرا اے اوہ تیرا اے

تیرے چار چوفیرے خشیاں ہی خشیاں

ساڈھے لیکھاں وچ اندھیرا ہی اندھیرا اے

جس دن توں تیرا پیار مینوں ملیا یارا

اوس دن دا خشیاں نال بھریا میرا ویڑہ اے

کون میرے دل دا کنڈہ کھڑ کائی جاندا اے

چل او اصغر جا کے ویکھ اے کہیڑا اے

O

اسے مجھ پہ پہلے سا اعتبار نہیں رہا
میری آنکھوں کو اس کا انتظار نہیں رہا
جو شخص مجھے ساری دنیا سے عزیز تھا
اب وہ میرے دوستوں میں شمار نہیں رہا
میرا دل اسے بھولنے کا نام نہیں لیتا
مجھے اپنے دل پہ اختیار نہیں رہا
اس کی ساری خطائیں معاف کر دی ہیں
میرے من کے آئینے میں کوئی غبار نہیں رہا
اس کی حقیقت سامنے آ چکی ہے
اب وہ میری نظر میں باوقار نہیں رہا

O

آنکھیں میری ہیں خواب اس کے ہیں
میری کتابوں میں گلاب اس کے ہیں
جدھر دیکھتا ہوں وہی نظر آتا ہے
میری آنکھوں میں سراب اس کے ہیں
اب جو ہمیں بے وفا کہتے پھرتے ہیں
ہم لوگ تو انتخاب اس کے ہیں
ہم نے جس پہ اپنی خوشیاں وار دیں
ہمیں جو ملے وہ عتاب اس کے ہیں
اب تو اس کے نام سے ہے پہچان اپنی
جو کوئی پوچھتا ہے تو ہم کہتے ہیں جناب اس کے ہیں
میرے ذہن میں جتنے سوال آتے ہیں
ان کے سارے جواب اس کے ہیں

O

وہ لوگ بڑے خوش نصیب ہوتے ہیں
جن کے ساتھ ان کے حبیب ہوتے ہیں
انہیں درد سہہ کر سکون ملتا ہے دوستو
دلوں کے رشتے بڑے عجیب ہوتے ہیں
جن کی زندگی میں کسی کا پیار نہیں ہوتا
حقیقت میں وہی لوگ غریب ہوتے ہیں
وہ خوش نصیب ہیں جنہیں کسی کا پیار مل جائے
یہ سب تو اپنے اپنے نصیب ہوتے ہیں
انہیں دوری نزدیکی سے کیا غرض ہے
جن کے محبوب دل کے قریب ہوتے ہیں

O

جو لوگ ہمیں ستاتے رہتے ہیں
ہم انہیں کے حق میں دُعا فرماتے رہتے ہیں
ہم لوگ تو اتنے فرخ دل ہیں یارو
آستین کے سانپوں کو ہم دودھ پلاتے رہتے ہیں
ہم تو ٹھہرے سیدھے سادھے لوگ
انجانے میں فریب کھاتے رہتے ہیں
کچھ ہم بھی اپنے ہی دشمن ہیں
کچھ لوگ بھی فائدہ اُٹھاتے رہتے ہیں
ہمیں جو بھی دوست ملتا ہے کچھ سکھا کر جاتا ہے
اس طرح ہم بھی اپنا علم بڑھاتے رہتے ہیں

O

اودھا مکھڑا ویکھاں تے گلاب لگدا اے
اوس دا ساتھ مینوں کوئی خاب لگدا اے
میں ہر روز اونہوں پڑھ کے سمجھدآں
اوہ میری ساری حیاتی دا نصاب لگدا اے
جداوہ سوہنا سجن میرے رو برو آجاندا اے
فیر آسمان توں اُتریا مہتاب لگدا اے
میں اوس دیاں رکھاں کیوں نہ چماں
مینوں اوہ میرا ہی انتخاب لگدا اے
اوہ کہندی یار ہووے تے تیرے یار ورگا
اوہ ہر طرحاں نال لاجواب لگدا اے

O

اے دنیا ہو گئی اے بڑی بیوپاری
لوکاں لئی مذاق بن گئی اے یاری
اے کپڑیاں وانگ چہرے بدلدے
جیویں وکھرے رنگ رنگدا للاری
ایتھے نہ کجھ تیرا نہ کجھ میرا سجناں
فیر تینوں کہڑی گل دی اے خماری
اک دن تیرے جسم دے پنجرے وچوں
تیری روح نے مارجانی اُڈاری
اونہا دونواں جہاناں چ کجھ نہ کھٹیا
ہر جگہ جہناں نفرت دی کنداساری

O

میری کسے گل دا اوہ جواب نہیں دیندا
اوہ مینوں خار دیندا اے گلاب نئیں دیندا

پتہ نئیں میرے بارے اوتھے کی لکھیا اے
مینوں پڑھن لئی اپنے دل دی کتاب نئیں دیندا

اوہ اپنے تے ہر سوال دا جواب منگدا اے
پر مینوں کسے چیز دا حساب نہیں دیندا

اوہ خوش نصیب اے جنہوں اینہا حسن ملیا
رب ہر کسے نوں اینا شباب نئیں دیندا

اوہ میری ہر گل چ پیچا پا دیندا
محبت چ مینوں ہون کامیاب نئیں دیندا

O

جس دا پیار میری زندگی دا کل اثاثہ اے
لگدا اونہوں وی ساڈے نال پیار ذرا ماسا اے
اسی تے محبت دی خاطر جیوندے مردے آں
لوکاں لئی اے سب کھیل تماشہ اے
اَج وی ساڈے نال ملن دا وعدہ کر کے
اوہ چترا سجن فیر دے گیا جھاسا اے
ساڈے توں جدا اپنے پرائے رُس گئے
دنیا دی نظراں چ زندگی نہی ہاسہ اے
ہن اِک میں تے دو جا میرا اکلاپا اے
اسی روندیاں پر دیندا کوئی دلاسہ اے

O

جدوں دے پیارے دے غلام ہو گئے آں
پہلاں خاصی ساں ہن عام ہو گئے آں
اسی بڑے شوق نال اونہوں پیار کیتا سی
تے بڑی مایوسی نال ناکام ہو گئے آں
کسے دی عزت غیرت دی خاطر سجنو
اسی جان بجھ کے بدنام ہو گئے آں
سجناں ہن تے آ کے سانوں خرید لیہ
ویکھ تیری خاطر اسی نیلام ہو گئے آں
مولا تیری دنیا سانوں اینھے دُکھ دتے
ہن اسی درد دی شام ہو گئے آں

O

عشق چاہے بندے نو عرش تے پہنچا دیوے
جس نوں چاوے کنیں مندراں پوا دیوے
کوئی کنا وی بڑا بھاویں شہنشاہ ہو وے
اونہوں اوس دا تخت تے تاج چھڑا دیوے
کسے نوں باراں سال جنگل بیلے پھیرے
جے چاہے تے ہتھیں کشکول پھڑا دیوے
کوئی یاد دے عشق وِچ سدھ بُدھ بھلا دیوے
اے بندے نوں پیریں جانجھراں پوا دیوے
جنہوں چاہے گھمن گیریاں وِچ پھنسا دیوے
جس نوں چاہے ساحل تے پہنچا دیوے
ایس عشق دے کھیڈ اوّلے اصغؔر
اے چاہے تے بندے نوں دیوانہ بنا دیوے

O

جند ھوکے لئے ہاواں بھر دی اے
ہر ویلے اے یاد تینوں کردی اے
اسی تے تیرے پچھے نیت لئی
ہن نوں دس تیری کی مرضی اے
سجناں ساڈا پیار ٹھکراویں نا
تیرے اَگے ساڈی اے عرضی اے
اوکھے ویلے کوئی کم نئیں آوندا
اے دنیا بڑی خود غرضی اے
اے رب دا اِک مسکین بندہ اے اصغؔر
اے نہ سمجھیں اے کردار فرضی اے

O

میرے کولوں لنگدی اے نیویں نظر کر کے
چھڈ جاندی اے مینوں بے خبر کر کے
کئی دن میرے کولوں اودھی خوشبو آوے
چلی جاندی اے جسم نوں معطر کر کے
اپنے پیار دا سندیس تے اَسی دے دتا
کی جواب ملے گا ویکھدے آن صبر کر کے
دکھاں درداں باجوں کجھ وی نہ ملیا
اوس کی کھٹیا پیار ساری عمر کر کے
اصغؔر محبت نوں اوس ظالم ٹھکرا دتا
جنہوں پیغام دِتا سی بڑا فخر کر کے

O

وہ کہتی ہے تیرے پیار میں سچائی نہیں ہے
اس نے دیکھی میری محبت کی گہرائی نہیں ہے
وہ لوگ چاہت کی حقیقت جھٹلاتے رہتے ہیں
جنھوں نے اُلفت میں قسمت آزمائی نہیں ہے
ہماری حسرتیں ابھی بال کھولے بیٹھی ہیں
ہمارے مقدر میں کسی کی آشنائی نہیں ہے
کوئی ہمیں اپنی محبت کا پیغام تو بھیجے
ہم نے کسی کی چاہت کبھی ٹھکرائی نہیں ہے
اصغؔر عشق کی دنیا کے سارے بھید نہ کھول
جب تک بات منہ میں رہے پرائی نہیں ہے

O

کہا ہم نے آپ کی ہر یاد کو بھلا دیا ہے
جواب آیا ہم نے تیرا ہر خط جلا دیا ہے
کہا میرے ہاتھوں فتح آپ کے دل کا کشمیر ہو گا
جواب آیا تیرا یہ خواب بھی شرمندہ تعبیر ہو گا
کہا کہاں چھپ جاتے ہو اپنی جھلک دکھا کر
جواب آیا ہمیں خوشی ملتی ہے تجھ کو ستا کر
کہا دُعا ہے آپ سدا کے لیے ہمارے ہو جائیں
جواب آیا یہ نہ ہوا اس سے قبل آپ اللہ کو پیارے ہو جائیں
کہا اب تو دنیا چھوڑ کے صرف ہمارے ہو جاؤ
اصغؔر بس کرو اب ہمارا بھیجا نہ کھاؤ

O

چلے بھی آؤ دوست کہ عید آنے والی ہے
تم نہ آئے تو اصغؔر کی جان جانے والی ہے

تیرے ملنے کی آس پہ جیئے جا رہا ہوں
دیکھتا ہوں تقدیر کیا رنگ دکھلانے والی ہے

یہ حسیں موسم یوں ہی بیت نہ جائے
چلے بھی آؤ کہ یہ رُت بدل جانے والی ہے

قسمت نے سدا رُلایا مقدر نے ہمیشہ رُلایا
نہ جانے اب قسمت کیا اور ستم ڈھانے والی ہے

تیرا میرا پیار سدا امر رہے گا جاناں
گو دنیا کی ہر شے مٹ جانے والی ہے

O

یہ سچ ہے کہ تو میری زندگی ہے
تیرا پیار ہی میری بندگی ہے
مجھے تم سے سچا پیار ہے جاناں
یہ نہ سمجھو کہ یہ دل لگی ہے
نہ خط لکھتے ہو نہ خود آتے ہو
اتنا بتا دو مجھ سے کیا ناراضگی ہے
جس بات کا تم برا مان گئے
حقیقت میں وہ بات ذرا سی ہے
میرے دل میں ابھی تشنگی ہے
تیری دید کی میری روح پیاسی ہے
تو جو اصغؔر کے ساتھ نہیں جانم
میری ہر جانب اُداسی ہی اُداسی ہے

O

یوں اکیلا چھوڑ کے تو نہ جا مجھے
تنہائی کی ناگن سے نہ ڈسوا مجھے
اگر تجھے مجھ سے کوئی شکایت ہے
ایک بار تو وہ بات بتا مجھے
یہ درد میں سہہ نہ سکوں گا
زہر جدائی کا تو نہ پلا مجھے
مجھے تجھ سے کتنا پیار ہے جانِ من
کبھی تو آ کر آزما مجھے
من سے سارے شکوے گلے دور کر
آ اپنے سچے دل سے گلے لگا مجھے

O

میرے دل دے اندر جس سجن دا ڈیرہ اے
ایس دنیا وِچ اِکو اوہ ہی دلبر میرا اے
اِک واری مینوں آزما کے تے ویکھ لیہ
ایس دنیا وِچ جو میرا اے اوہ تیرا اے
تیرے چار چوفیرے خشیاں ہی خشیاں
ساڈے لیکھاں وِچ انھیرا ہی انھیرا اے
جس دن توں تیرا پیار مینوں ملیا
ہن خشیاں نال بھریا میرا ویڑہ اے
کوئی میرے دل دا کنڈہ کھڑکائی جاندا
چل اصغؔر جا کے ویکھیے اے کہیڑا اے

O

جس دی خاطر سب کجھ قربان کیتا
اوس یار نیں مینوں بڑا پریشان کیتا
اوس میرے پیار دی لاج نہ رکھی
اَسی جس دی محبت تے بڑا مان کیتا
دکھاں دی تپ نے جد پنڈا ساڑ دِتا
فیر سرتے تیرے پیار دا سائبان کیتا
اسی جس سجن دی ہر گل مندے رے
اونیں میرے گلشن نو بیابان کیتا
اوہ میرے سارے سکھ لُٹ کے لیہ گیا
اصغرؔ جس نوں وی اپنی خشیاں تے نگران کیتا

O

میری حالت دا اوہ بڑا ملال کردا اے
پتہ نئیں اوہ میرا کیوں اتنا خیال کردہ اے
دنیا دے سارے زخم میٖنوں دے کے
فیر اونہاں دی بڑی دیکھ بھال کردا اے
میٖنوں ہجر دی اَگ وِچ ساڑی جاندا اے
او لاپرواہ کدے نہ ذکرِ وصال کردا اے
میٖنوں میری ہستی توں بے خبر کردا اے
جس ویلے اوہ گلاں میرے نال کردا اے
چن وی اودھے اَگے اپنی ہستی بھل جاندا اے
جداوہ اپنے سر تے کالی شال کردا اے
اوس دی کیہڑی گل دا میں ذکر کراں
اوہ تے ہر گل ای کمال کردا اے

O

کی حال اے تیرا میرے یار لکھ دے
کس طرحاں اے گھر بار لکھ دے
میرے باجوں کیویں دن گزر دے
کداں اے تیرا سنسار لکھ دے
میں تینوں صرف اے پچھنا اے
تینوں کیویں ہو یا میرے نال پیار لکھ دے
بُہتے دناں توں تیرا خط نئیں ملیا
دل دی کوئی خبر خار لکھ دے
توں کس طرحاں اصغؔر دا دل لٹیا
اَج ایہ گل پہلی وار لکھ دے

O

میرے توں دور سجن میرا رہندا اے
دل میرے وِچ دکھاں دا ڈھیرہ رہندا اے
میں کس طرحاں اونہوں بھُل جاواں
میری اَکھاں چہ اودھا چہرا رہندا اے
میرے توں دور کدے رہ نئیں سکدا
کدے کدے وِچ پاندا پھیرہ رہندا اے
آسماں تے جدغم دے بادل چھا جاندے
اوس ویلے مینوں خیال تیرا رہندا اے
اوہدا نورانی مکھڑا اے یا سو دا بلب یارو
اونہوں ویکھ کے اَکھاں چہ انھیر ا رہندا اے

O

نہ کوئی گلشن نا گلزار منگدے
اپنے سجناں دا اسی دیدار منگدے
اسی نئیں پونڈ ڈالر دینار منگدے
رب کولوں سوہنا جہیا یار منگدے
اے آ وار دل کٹھے ٹھہرادا نئیں
اَسی ایس دا کوئی مختار منگدے
اسی دولت نا روز گار منگدے
تھوڑی جگہ واسطے مزار منگدے
اسی تہاڈے کولوں کجھ نہ منگدے
رب کولوں بس تہاڈا پیار منگدے

O

جس دی ہر ادا نرالی اے
اوس دا حسن تے مثالی اے
میں اوس نوں ادھوں دا پیار کرداں
جدوں دی ہوش سنبھالی اے
اودھے نال ہر میرے دل دے تار ملے
جس دا دل پیار توں خالی اے
اونہوں ساڈی پرواہ نہیں یارو
جس پچھے میں ساری عمر گالی اے
اصغؔر اوس نوں پیار کردا اے
اوہ کنیں بھاگا والی اے

O

رتجھاں دے بوٹے نوں پے گیا بھور سجناں
جاویں نہ میریاں اَکھاں توں دور سجناں
تینوں ویکھ کے سانوں خوشی ہوندی
تو غصے نال سانوں نا گھور سجناں
اَسی تیرے پیار دے غلام ہو گئے ہاں
توں کیوں کردا ایں بہتا غرور سجناں
میں وچھوڑے دی اَگ کیویں ٹھنڈی کراں
ہجر دا جہیڑا بلدا اے تندور سجناں
اصغؔر نوں میرے نال پیار ہو گیا اے
اے دل دے ہتھوں مجبور سجناں

O

جدوں دی پریتو نال پریت ہوئی اے
اودھوں دی اوہ ساڈی من میت ہوئی اے
اوس دے پیار چہ اپنا دل ہار کے
فیر محبت چہ ساڈی جیت ہوئی اے
اوس نوں اپنے گھر دی رانی بنا کے
پوری ساڈے عشق دی ریت ہوئی اے

O

تیرے باجوں چنگا اصغؔر دا حال نئیں
تیرا خیال اے پر توں میرے نال نئیں
تیرا پیار ہی میرا کل سرمایہ اے
کی ہو یا جے میرے کول زر و مال نئیں
پہلے مہینے ای سجناں نال اَن بَن ہو گئی
لگدا اے چنگا چڑیا اے سال نئیں
زندگی وِچ اِک تیری کمی لگدی اے
نئیں تے دَھن دولت دا کوئی کال نئیں
کسے دل نوں جتیں تے فیر مناں اصغؔر
کسے دل نوں دکھانا تے کوئی کمال نئیں

O

ہر ویلے دروازے تے میری نظر رہندی اے
گھر وِچ بس گھر والی دی کسر رہندی اے
میں جس دی اُڈیک وِچ بیٹھا رہنداں
پتہ نئیں اوہ سوہنی کدھر رہندی اے
جد اوہ میرے روبرو گلاں کر دی اے
مینوں دنیا دی کوئی نہ خبر رہندی اے
زندگی وچ جہناں نیک کمایاں کیتیاں ہون
روشن اونہاں لوکاں دی قبر رہندی اے
زندگی چہ پیار تے ہر کوئی کردا اے پر
جدائی بدنصیب لوکان دا بنی مقدر رہندی اے

O

پردیس وِچ رہ کے وی میں اپنی اوقات نئیں بھلیا
ایتھے رہ کے وی اپنی گل بات نئیں بھلیا
ساڈی بیری دا جدوں توں بیر منگے
میں کدھے اوہ پہلی ملاقات نئیں بھلیا
کنے دیسی بندے ایتھے آ کے انگریز بن گئے
پر میں حالی تیکر اپنی اوقات نہیں بھلیا
اللہ دے فضل نال میرا ایمان سلامت اے
میں اپنا ورثہ اپنی روایات نہیں بھلیا
تینوں چڑیل سمجھ کے میرا ڈر جانا
اصغؔر اَج تک اوہ رات نئیں بھلیا